ALFAZL.QADIAN.

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

# الفضل

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی خط وکتابت منیجر الفضل قادیان کے پتہ پر ہو

جلد ۱ — ۲۷ - اگست سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۲۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۱ھ بروز بدھ — نمبر ۱۱



## مدینۃ المسیح

(۱۸ تا ۲۵)

**ایوانِ خلافت** حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اس ہفتہ علی العموم اچھی رہی - ۲۳ - اگست کو عشاء کے بعد پسلی میں درد رہا صبح سے آرام ہے - اللہ تعالےٰ آپ کے فیوضات سے بہرہ ور ہونے کی ہمیں توفیق بخشے +

حضور نے ۲۴ - اگست عصر کے بعد بیسواں پارہ ختم کر دیا - اور فرمایا میرے نزدیک آج اُنیسویں تاریخ نہیں بلکہ بیسویں ہے (بیرونجات سے ایسی ہی خبریں آئی ہیں - بنارس میں کشمیر میں - افغانستان میں سوموار ہی کو پہلا روزہ ہوا - مصر کے اخباروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پہلا روزہ اتوار کو ہوا) اس لئے جنھوں نے اعتکاف بیٹھنا تھا - وہ آج صبح سے (چاہئے تھا کہ) بیٹھ جاتے - میرا یہی مذہب ہے کہ بیسویں کی صبح سے اعتکاف بیٹھا جائے - لیکن خیر حنفی مذہب کے مطابق اب عصر کے بعد ہی ہی جنھوں نے اعتکاف کرنا ہے نیت کرلیں +

**اہلِ بیت نبوی** ہر سہ صاحبزادگان اللہ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں - صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب بوجہ ناسازی مزاج اعتکاف نہیں بیٹھ سکے +

**صدر انجمن احمدیہ** آج ۲۴ - اگست کو صدر انجمن کا اجلاس ہے

مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور سے تشریف لائے ہیں - کیا اچھا ہو اگر صدر انجمن کے چند بیرونی ممبر ماہ رمضان میں قرآن مجید سن لیا کریں اور باقی وقت حضرت اقدس کی کتابیں مطالعہ کرلیں تا کہ حضرت علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل ہو جائے +

**اسماءِ معتکفین** مسجد اقصےٰ میں برادر وزیر محمد صاحب لاہوری سکرٹری - حافظ روشن علی صاحب - قمر الدین صاحب بہیروی - انصار اللہ - میاں خدا بخش لاہوری - میاں محمد عارف ٹوڈن - ثناء اللہ طالب علم - بابا محمد حسن - ماسٹر نور الٰہی - محمد حسین صاحب لوہار - صوفی رحمت اللہ طالب علم - قاضی عبد اللہ بی - اے (جو بی ٹی ہونے والے ہیں) برکت علی طالب علم - نظام الدین - عبد القادر - حیدر آبادی - قاسم علی جبیدی - اور مسجد مبارک میں عبد الصمد خان مردانی +

**مہمان** برادر نور محمد منی پور آسام سے - عبد اللہ کشمیر سے - عبد الحق مع تین کس چوہدری والے - احمد علی و مہر دین صاحب گجرات سے - حاجی رحمۃ اللہ راہوں ضلع جالندھر سے - عنایت اللہ زیرہ فیروزپور سے - مولوی ابراہیم سرگودہ سے مع دو کس - خدا بخش جندر کے (سیالکوٹ) سے - منشی علام ... تلونڈی جھنڈاں والی - عبد الرحمٰن صاحب مدرس بمبئی سے - پنڈت ابو رحمت صاحب میرٹھی - محمد حسین سٹیشن ماسٹر امرتسری - ملک غلام محمد - غلام مصطفےٰ - ماسٹر فتح محمد - بابو محمد صادق لاہور سے - مولوی غلام رسول ساکن موبگ والے - شوق صاحب قصور سے - عبد السمیع جالندھر سے - عبد الرحمٰن مالا کنڈ سے - انکے علاوہ گوجرانوالہ - سیالکوٹ - جھنگ - لکھنؤ - گجرات - گورداسپور - جہلم - شاہ پور - لدھیانہ کے اضلاع سے اکثر احباب آئے ہیں - جنکی تعداد ساٹھ ستر تک پہنچتی ہے - منشی فرزند علی صاحب - انصار اللہ مع اہل فیروزپور سے آئے +

**لنگر خانہ کا انتظام** جب سے صاحبزادہ صاحب کے سپرد ہوا ہے اس میں بہت کچھ اصلاحیں ہو چکی ہیں - اس ماہ رمضان میں قریباً چھ سو آدمیوں کا کھانا تیار کر دانا کوئی معمولی کام نہیں - آپکی ہدایات کے ماتحت حکیم محمد عمر بہت محنت سے کام کرتے ہیں اور بہت کم شکایت پیدا ہونے دیتے ہیں +

**محاسب** آمد محاسب از ۱۷ تا ۲۴ - اگست لنگر خانہ ۲۴۰ روپے - مدرسہ ۸۳ روپے - اشاعت اسلام ۸۱ روپے - مدرسہ احمدیہ ۳۰ روپے - ۱۸ - اگست کو خزانے میں تین روپے دو آنے پانچ پائی باقی تھے - احمدیہ جماعت کو توجہ کرنی چاہئے +

خلیفہ رشید الدین صاحب دورہ کیلئے لاہور گئے تھے - انکے بھتیجے ولایت سے آئے ہیں - آپکو بہت مصروفیت ہے علاوہ محاسبی کے بہت سے مریضوں کو دیکھنا پڑتا ہے - اللہ تعالیٰ اجر بخشے +

**متفرقات** میر ناصر نواب صاحب نے لنگر خانہ کے قرضے کو بیباق کرنے کیلئے یہاں پر چندہ کیا ہے - موسم گرم ہے - دھوپ کڑاکے کی پڑتی ہے روزہ داروں کے لئے بھلی - بابا حسن قادیانی برف و میوہ جات کا انتظام تقریباً ہر روز کر لیتے ہیں - الحمد للہ - بابو فیض الرحمٰن صاحب امرتسری اپنا مکان پختہ بنوا رہے ہیں - شفاخانہ میں از ۱۵ - ۲۳ - اگست ساڑھے تین سو مریض آئے - نیز جسپر مقدمہ تھا - فوجداری سے رہا ہو گیا - مقبرہ بہشتی کا ... سنہ خشک ہو گیا - اب بھی اگر سکرٹری کمیٹی تعمیر ایک چھوٹا سا ...

(باہتمام منیجر مرزا عبد الغفور بیگ ضیاء الاسلام پریس قادیان میں صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

# جنگ بلقان

## ۱۹ - اگست

صوفیہ ۱۶ - اگست - صوفیہ ڈویژن کی سپاہ کل یہاں وارد ہوئی لوگوں نے بڑے جوش سے خیر مقدم کہا اور اسپر پھول برسائے - شاہزادہ فرڈنینڈ بھی پتوں کا تاج سر پر رکھے تھا

لندن ۱۶ - اگست - فوج کی واپسی زوروں پر ہے ہر سٹیشن ایسی ٹرینیں ہے جن میں فوج سے رخصت شدہ سپاہی سوار ہیں معمور ہے - ان کی روش سپاہیانہ اور منضبط ہے - فوج میں رومانیا کے خلاف سخت ناراضی پھیلی ہوئی ہے جس کی مداخلت بلغاریہ کی کمزوری کا باعث ہوئی اجنبی فوجی اٹاشیوں کا خیال ہے کہ التوائے جنگ کے موقع پر بلغاری سپاہ کی حالت اچھی تھی - یونانی لشکر کو انھوں نے منتشر کرنا شروع کردیا تھا جو دو دنوں میں گھیر لیجاتی اور اسطرح مراجعت پر مجبور ہوتی -

صوفیہ ۱۱ - اگست بلغاریہ نے ظاہر کیا ہے کہ ترک ایرجالی اور گموبجینہ کیطرف بڑھے چلے آرہے ہیں یہ نہایت غیر موزوں امر ہے کہ معاہدہ بخارسٹ تو فوج کو توڑ دینے پر مجبور کرتا ہے اور دوسری طرف ترکوں کو اصل معاہدہ لندن سے شوخ چشمی سے انحراف کی اجازت دیجاتی ہے - بلغاریہ دول سے ملتجی ہے کہ خطالوس میڈیا کے بلغاری علاقہ میں ترکوں کی مسلسل موجودگی کا انسداد کریں ⁂

وائنا ۱۶ - اگست - گرو ڈاکلیمنٹی - کٹرائی اور سکیلپی قبائل نے نائب امیر البحر برنی کو یادداشت بھیجی ہے کہ مالیسوری قبائل ان حدود کو جو کانفرنس سفرائے لندن نے معین کی ہیں منظور نہیں کرتے - اگر بیس روز کے اندر منظوری میموریل کی اطلاع موصول نہوئی تو مالیسوری لوٹز اپر چڑھائی کردینگے -

لندن ۲۰ - اگست - بوسینیا کے مختلف مقامات میں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے مراجعت کنار رومانوی فوج میں بھی اس کے بہت سے کیس ہوئے مانٹیگرو کی لشکر سرحد پر ہیضہ پھیل جانے کی وجہ سے ٹوٹ کا پڑا ہے

(۲۰ - اگست)

صوفیہ ۱۸ - اگست - بلغاریہ کی حالت بدرجہ کمال نازک ہوگئی ہے گو معاہدہ بخارسٹ کے مطابق فوج کو حتی الامکان جلد منتشر کرنے کی کوشش کیجارہی ہے

(۲۱ - اگست)

صوفیہ ۱۹ - اگست - رومانیا نے بلغاریہ کو یقین دلایا ہے کہ ۲۸ - اگست تک اس کی سپاہ بلغاریہ کو خالی کردیگی باشندوں کے نقصان کا معاوضہ دیا جاویگا - اور ریلوے بلغاریوں کے حوالہ کردیجائیگی

بخارسٹ ۱۹ - اگست - ترکی وزیر اعظم اسبارت کی کہ ترکی سپاہ خاص بلغاری علاقہ میں داخل ہوگئی ہے - ذمہ دار تردید کرتے ہیں لیکن تسلیم کرتے ہیں - دریائے مرٹزا کے دہنے ساحل ڈیموٹیکا اور اس کے شمال کے دیگر جنگی مواقع پر قبضہ کرلیا گیا ہے - صرف ریلوے لائن کی حفاظت کی غرض سے ایسا کیا گیا ہے - جو دریائے مرٹزا کے دہنے کنارے سے گذرتی ہے ⁂

لندن - ۱۹ - اگست - اڈریانوپل کا ایک وفد جو ترک یونانی یہودی اور ارمنی اقوام کے قائم مقاموں پر مشتمل ہے اس غرض سے لندن وارد ہوا ہے کہ اڈریانوپل کو ترکوں ہی کے پاس رہنے دیئے جانے کے بارے میں دول کو ہمدرد بنائے - وفد

وفد نے کہا کہ جب ہمیں دفتر خارجہ میں جانیکا اتفاق ہوگا اسوقت ہم برٹش اخبارات کے سامنے ایسی دستاویزیں و فوٹو پیش کرینگے جن سے معلوم ہوگا کہ بلغاری اس قسم کے ابلیسانہ مظالم و جور و جفا کے مرتکب ہوئے ہیں کہ جن کی نظیر کسی خونریزترین عہد میں بھی نہیں پائی جاتی - اگر اڈریانوپل بلغاریوں کے حوالہ کیا گیا تو ہر مرد و عورت و بچہ وہاں سے بھاگ جائیگا - ہمیں ان سے سابقہ پڑچکا ہے اور اتنا ہی کافی ہے -

صوفیہ ۱۹ - اگست بلغاریہ کو اطلاع دیگئی ہے کہ دول ٹرکی کو معاہدہ لندن کا ادب کرنے پر مجبور کرنے کیغرض سے بالاتفاق تجاویز سوچ رہی ہیں ⁂

ایتھنز - ۱۹ - اگست - شاہ یونان کے ایتھنز میں داخل ہونے پر غیر محدود جوش و خروش کا اظہار ہوا ⁂

(۲۲ اگست)

لندن ۲۰ - اگست - اس امر کے متعلق چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں کہ شاید بدوس ٹرکی کے خلاف جنگی کارروائی کریگا روس کے دو جنگی جہاز باسفورس سے سواسٹوپول چلے گئے ہیں

بلغاری یونانیوں پر الزام لگاتے ہیں کہ انھوں نے ترکوں کو مختلف مقامات کے خالی کردینے کی تاریخ سے آگاہ کردیا تاکہ وہ فوراً انپر دوبارہ قبضہ کرلیں - یونانی اس الزام سے انکار کرتے ہیں لیکن بلغاروی اس الزام پر جمے ہوئے ہیں -

صوفیہ ۲۰ - اگست - ترکوں نے کوچک قواق پر جو ضلع گومرجینا میں واقع ہے قبضہ کرلیا ہے - بلغاریہ کی چھوٹی سی قلعہ گیر جمعیت کے سپاہی مقتول و مجروح ہوئے ⁂

## ۲۱ - اگست

قسطنطنیہ ۲۱ - اگست متعدد سفیروں نے خط دریائے مرٹزا کی دوسری طرف ترکی پیشقدمی کی رپورٹوں پر بابعالی کی توجہ منعطف کرائی - روسی سفیر نے کل تیسرے پہر وزیر اعظم سے اسبارہ میں ملاقات کی - وزیر اعظم نے یہ کہتے ہوئے کہ دریائے مرٹزا سے پرے دور فاصلہ کے علاقہ پر قبضہ کرنیکا کوئی ارادہ نہیں سفیر کی موجودگی میں اس مضمون کے احکام صادر کئے کہ اگر احیاناً ترکی سپاہ کا کوئی دستہ سرحد کے پار چلا گیا ہو تو اسے فی الفور واپس طلب کرلیا جائے ⁂

اس افواہ سے کہ بلغاری جمعیہ کو دیدہ غاچ پر پھر متصرف ہونیکا ارادہ رکھتے ہیں - دیدہ غاچ کے لوگوں میں سخت اضطراب و خوف پھیل گیا ہے - بہت سے باشندے شہر کو چھوڑ رہے ہیں - قونصلوں نے ممالک غیر کے فوائد کے تحفظ کیغرض سے جنگی جہازات طلب کئے ہیں ⁂

لندن - ۲۱ - اگست - بیان کیا جاتا ہے کہ ٹرکی اعلان جنگ کے مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے تاکہ فلپوپولس پر چڑھائی کرکے بلغاریہ کو حوالگی اڈریانوپل پر مجبور کرے ⁂

اڈریانوپل کا جو وفد لندن میں ادرنہ کو ترکی تسلط میں رکھے جانے کی تائید میں وارد ہوا ہے - ۲۱ - اگست کو وزیر خارجہ کے دفتر میں گیا نائب وزیر خارجہ نے اراکین ڈیپوٹیشن سے ملاقات کی

ایتھنز - ۲۱ - اگست - یونان تھریس کے ان علاقوں کے خالی کرنے میں جو بلغاریہ کو تفویض کئے جائینگے اس غرض سے توقف کر رہا ہے کہ بلغاریہ انپر تصرف کے قابل ہوسکے تاکہ کہیں ایسا نہو کہ ترک دیدہ غاچ اور دیگر قصبات پر قابض ہوجائیں ⁂

## ۲۲ - اگست

وائنا ۲۲ - اگست - تجویز کی گئی ہے کہ آسٹروی سفیر سفارتی جماعت کی طرف سے مالی نقصانات کی دہمکی سے بابعالی سے خطالوس میڈیا کے اندر مراجعت کرنیکا مطالبہ کریگا ⁂

لندن ۲۲ - اگست بیان کیا گیا ہے کہ ٹرکی نے آئندہ دریائے مرٹزا کے مقامات تسلیم کے بارہ میں روس کو مزید تیقن دلایا ہے جسے سینٹ پیٹرسبرگ میں قابل اطمینان تصور کیا جاتا ہے -

# چین کی خانہ جنگی

شنگھائی میں امن ہے - سرکاری افواج قلعہ جات کیانگ میں کی طرف پیشقدمی سے پہلے آرام کر رہی ہیں - قلعہ جات مذکور نہایت مستحکم ہیں ایک کشتی میں جو باغیوں سے چھینی گئی تھی اشتعال پذیر مادہ کے بھڑک اٹھنے سے ۵ ہلاک اور ۷ مجروح ہوئے بم ہائے مذکور کشتی میں پائے گئے تھے جو بے احتیاطی سے اٹھانے سے پھٹ گئے -

ہانگ کانگ ۲۰ - اگست ۲۵ ویں پنجابی کے دو سو سپاہی کانٹن سے واپس آگئے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# الفضل

قادیان یوم بدھ - ۲۷ - اگست ۱۹۱۳ء

## اصطلاحات شرعیہ کی ہتک

کیسے افسوس کی بات ہے کہ اسلام مسلمانوں کے دلوں سے مٹتا جاتا ہے اور بجائے مسلمانوں کے دلوں کے صرف قرآن شریف اور احادیث صحیحہ میں باقی رہ گیا ہے وہ تعلیم قرآن جو لوگوں کو پاک صاف کرنے آئی تھی وہ تعلیم قرآن جو دلوں کو منور اور سینوں کو روشن کرنے آئی تھی - وہ تعلیم قرآن جو لوگوں کو خدا تعالےٰ کیطرف متوجہ کرنے آئی تھی - وہ تعلیم قرآن جو لوگوں کے گندوں کو دھونے آئی تھی وہ تعلیم قرآن جو بدیوں کا قلع قمع کرنے آئی تھی وہ تعلیم قرآن جو صراط مستقیم کیطرف ہدایت کرنے کیلئے آئی تھی - ہاں وہ تعلیم قرآن جو ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسے پاک انسان پیدا کرنے کے لئے آئی تھی اب مٹ گئی ہے اور لوگوں نے اسے چھوڑ دیا ہے اور بجائے اس پر چلنے کے اس سے متنفر ہو رہے ہیں - اسکو اختیار کرنے کی بجائے اس سے دُور بھاگ رہے ہیں - افسوس اس دن پر جب مسلمانوں نے خدا کا ساتھ چھوڑ دیا جب وہ اسکی درگاہ سے منہ پھیر کر چلے گئے اس گھڑی کی یاد ایک درد مند دل کے لئے کیسی رنج وہ اور افسردہ کن ہے جب مسلمان مسلمان نہ رہے اور بجائے اسلام کے اپنی خواہشات کے پیرو ہوگئے جب انھوں نے اس معشوق کو چھوڑ کر اغیار کے ساتھ تعلق پیدا کر لیا +

رسول کریم نے کیا سچ فرمایا تھا کہ ایک زمانہ آنیوالا ہے جب مسلمان یہودیوں کی طرح ہو جائینگے - جب وہ ان تمام گناہوں اور بدیوں کو اختیار کرینگے جو یہودیوں میں حضرت مسیح کی آمد کے وقت پائی جاتی تھیں اور اگر کسی یہودی نے اپنی ماں سے زنا کیا تھا تو مسلمان بھی اس فعل کے مرتکب ہونگے - اللہ اللہ کس پاک انسان نے یہ خبر دی تھی اور کس دردمند دل سے اس نے ہمیں آگاہ کیا تھا کہ دیکھنا یہ مصیبت نہ پڑنے والی ہے ایسا نہ ہو کہ تم اندھا دھند اس ہلاکت کے گڑھے میں گر جاؤ سوچ سوچ کر قدم رکھنا - اور آنکھیں کھول کھول کر اپنے آگے کے رستہ کو دیکھنا +

مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اس نصیحت کو نہ مانا - اور اپنے ہاتھوں ان بدیوں میں مبتلا ہوگئے کہ جنہیں پڑکر انھوں نے نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر دیا - بلکہ اس جان سے پیارے مذہب کو غیر قوموں کی نظروں میں بدنام کر دیا +

بیشک پیاروں کی باتوں کا پورا کرنا - اور انکا سچا ثابت کرنا بھی عاشقوں کا ایک اہم فرض ہے لیکن کیا رسول کریم کے یہی الفاظ رہ گئے تھے جنکے پورا کرنے کیلئے مسلمانوں نے اپنا سارا خرچ کر دیا ہے یا کوئی اور احکام بھی تھے جنکا پورا کرنا ان کا فرض تھا - آپکے ہزاروں ایسے احکام جیسے ہیں کہ جنپر چلکر ہم خدا کی درگاہ تک پہنچ سکتے ہیں لیکن افسوس کہ اسوقت کتنے ہیں جو ان احکام پر چلکر آپکے منشاء کو پورا کرتے ہوں لیکن بہت ہیں کہ جو رسول کریم کی پیشگوئی کے مطابق یہودیوں کے رنگ میں رنگین ہو رہے ہیں - کاشکہ اکثر حصہ اسلام کا اسلام پر قائم رہتا - اور چونکہ اس پیشگوئی نے پورا ہی ہونا تھا - چند شریر انسان اسے پورا کر دیتے لیکن اب تو سوائے ایک تھوڑی سی جماعت کے باقی سب کے سب مذہب سے متنفر ہو رہے ہیں - اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ یہودیوں کی یہ صفت ہے کہ یحرفون الکلم عن مواضعہ وہ کلام الٰہی کے کچھ اور کے اور معنے کر کے لوگوں کو سناتے ہیں - آج رسول کریم کی پیشگوئی کے ماتحت دیکھا جاتا ہے کہ مسلمان اس عیب میں مبتلا ہیں ابھی تھوڑے ہی دنوں کی بات ہے کہ ایک گریجوایٹ نے یہ اعلان کیا تھا کہ اب زمانہ بدل گیا ہے اب ہمیں ان وحشیانہ احکام کی پیروی کی کچھ ضرورت نہیں - جو آج سے تیرہ سو سال پہلے کے زمانہ کے حسب حال ہونگے اب سولیزیشن پھیل گئی ہے - اس نے لکھا کہ اب بجائے روزوں میں سارا دن بھوکا رہنے کے یہ اجازت ہو جانی چاہئے کہ کچھ بسکٹ اور چاء کا استعمال کر لیا جائے - اور نماز میں پتلون خراب ہو جاتی ہے اس لئے میز پر سر جھکا کر سجدہ کر لینا کافی ہوگا - اسی طرح ہزاروں ہیں جو سود کے جواز کی فکر میں آیات قرآنی اور احادیث رسول کریم کو پیش کرتے رہتے ہیں کوئی قرآن شریف سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ تعدد ازدواج کا مسئلہ ہی غلط ہے اور کوئی یہ نکالتے ہیں کہ پردہ کا حکم کہیں پایا نہیں جاتا - اس قسم کے لوگ ابھی دُنیا میں موجود ہی تھے کہ ایک اور آفت آ گئی - اور مسلمانوں میں بعض لوگ ایسے پیدا ہوگئے ہیں کہ وہ اصطلاحات شرعیہ کے معنے بگاڑ کر انھیں بالکل اپنی مرضی کے مطابق کر رہے ہیں اور اسی طرح صحابۂ کرام اور اولیاء عظام کی ہتک کرتے ہیں +

کوئی زمانہ تو وہ تھا کہ رسول کریم کے فدائی قرآن شریف کے عاشق دین کی خاطر اپنے جان و مال کی پروا نہ کر کے صرف اسلام کیلئے - نہ جنگ و جدل کیلئے - نہ اپنی شہرت کیلئے دین کے تمام احکام پر عمل کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کی راہ میں رسول کریم کے ساتھ ہو کر صرف حمایت اسلام کے لئے کفار سے جنگ کرنیکے لئے نکلتے تھے اور غازی کہلاتے تھے اور خدا تعالےٰ نے ان کا نام مجاہد رکھا تھا +

### آج کل کے مجاہد

لیکن افسوس ہے کہ اب اس اصطلاح کے معنے ہی اور ہو گئے ہیں اور ایک شخص ڈاڑھی منڈاتا ہے - دین سے بے خبر ہے - جرمن میں یورپین ناچوں میں شامل ہوتا ہے مصلحت وقت کے ماتحت مختلف بھیس بدلکر کچھ کا کچھ بنجاتا ہے اگر سنوسیوں میں جاتا ہے تو ان کو خوش کرنے کیلئے ڈاڑھی رکھ لیتا ہے اور حلقہ سنوسی میں داخل ہو جاتا ہے وہاں سے واپس آتے ہیں پھر ڈاڑھی کا صفایا ہو جاتا ہے حالانکہ وہ رسول کریم کی اس حدیث کو صاف پڑھتا ہے کہ اعفوا اللحیٰ وقصوا الشوارب مگر باوجود اس حکم کے وہ اپنے عمل میں تبدیلی نہیں کرتا - ہم اسے بہادر کہہ سکتے ہیں - اسکے کارناموں کو دیکھ کر شجاع کہہ سکتے ہیں لیکن مجاہد ایک شرعی اصطلاح ہے یہ دین کے خدام اور احکام شریعہ کے عاملوں کے لئے بولا جاتا ہے اس لئے اُسے مجاہد نہیں کہا جا سکتا ہے - پس خدا کے لئے اس بہادر کی جو چاہو تعریف کرو لیکن اصطلاح شرعی کو مت بگاڑو +

### آج کل کے مہدی

ایک تو وہ مہدی ہیں - جنکا قرآن شریف میں ذکر ہے جو خدا تعالےٰ کیطرف سے مبعوث ہوتے ہیں اور خدا کے الہام کے ماتحت دُنیا کی رہنمائی کرتے ہیں دُنیا انکی مخالفت کرتی ہے لیکن وہ خدا کا کلام سُنانے سے بالکل نہیں ڈرتے لیکن آجکل جو شخص چند آدمی لیکر کسی حکومت کے مقابل کھڑا ہو جاتا ہے اور جنگ شروع کر دیتا ہے اسے بعض لوگ جھٹ پٹ مہدی کے نام سے پکارنے لگتے ہیں اور مہدی سوڈانی اور مہدی سنوسی اور مہدی یمنی کر کے اُسے پکارنے لگتے ہیں +

### آج کل کے اولیاء و علماء

اس سے بھی بڑھ کر یہ غضب ہے کہ یا تو ولی اور بزرگ وہ کہلاتا تھا جو شریعت کو دُنیا میں قائم کرے قرآن کے احکام کو جاری کرے احادیث پر لوگوں کو عمل کرائے - غرض کہ نبی عربی کی شریعت کے ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم کا انفاذ کرے - لیکن اب اسکے خلاف جو شریعت کی پابندی کا حکم دیں وہ قل اعوذیئے اور اولڈ فیشن مولوی کہلاتے ہیں اور جو سود کے جواز کا فتویٰ دے - لاٹریوں میں حصہ لینے کی اجازت دے - پردہ کو لغو قرار دے معجزات کا انکار کرے - اُسے ولی اور عالم کا خطاب دیا جاتا ہے جیسا کہ پچھلے دنوں بعض اخبارات نے عباس آفندی پیشوا فرقۂ بابیاں کی نسبت بعض مسلمان اخبار نویسوں نے شائع کیا ہے +

### آج کل کے شہید

یا تو وہ شہید تھے جو خدا تعالےٰ کے احکام کی پابندی میں اپنی جانیں لڑوا دیتے تھے اور ہر قسم کی سختیوں کو برداشت کرتے - جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہو کر اپنے خونوں سے اسلام کی عظمت کو قائم کرتے تھے - یا اب سرحد پر ڈاکہ ڈالنے والے اگر پولیس یا فوج کی بندوقوں سے مارے جاتے ہیں تو بعض انھیں کو شہید قرار دیدیتے ہیں - بعض پُرجوش آدمی اگر بعض تیز و تند تقریروں سے متاثر ہو کر حکام وقت کے حکم کے خلاف ایک کام پر مستعد ہو جاتے ہیں اور پولیس کے جائز یا ناجائز حملے سے مارے جاتے ہیں - تو انھیں شہید کا خطاب دیا جاتا ہے - اور اس پر بس ہوتی تو خیر تھی - آدمیوں سے گزر کر مساجد کو شہید کا خطاب دیا جاتا ہے - اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں شہداء کی نسبت فرماتا ہے - یرزقون عند اللہ وہ خدا کے حضور رزق دیئے جاتے ہیں - کیا مساجد کو بھی رزق دیا جاتا ہے +

افسوس کہ مسلمانوں نے شعار اسلامی کو چھوڑ دیا - کاش وہ اپنے جوشوں کے اظہار کے وقت تعلیم اسلامی کو ملحوظ رکھا کریں +

# مذکرات

## سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است

ہم مسلمان ہیں۔احمدؑ کے غلام ہیں۔ہمارا مذہب اسلام ہے۔ہمارا بہشت دارالسلام اور ہمارا خدا السلام ہے۔ہم کو تعلیم دیگئی ہے کہ سلامتی کی راہوں پر قدم ماریں۔اس لئے جب ہم نے دیکھا کہ کانپور کی مسجد کے معاملہ میں مسلمان اسلام کے نام لیوا ہو کر سلامتی کی راہ سے دُور اور بغاوت کے جادہ غیر مستقیم کیطرف قدم اُٹھا رہے ہیں تو ہم نے مناسب سمجھا کہ ہلاکت کے گڑھے میں جانے والوں کو روشنی دکھا کر سلامتی کا راستہ دکھائیں۔اور بیجا شور و شغب سے باز رکھیں۔لیکن ہماری بات نہ سنی گئی بلکہ اُلٹا ہم کو کوسا۔جمہور کا مخالف کہا گیا۔اور سخت کلامی سے پیش آئے حالانکہ سلامتی اور اعتدال ہماری نصیحت پر عامل ہونے میں تھی جن لوگوں نے لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ کی ۱۶-اگست والی تقریر کو نظر تعمق سے پڑھا ہے۔وہ ضرور ہمارے اس خیال میں مؤید ہونگے ہز آنر نے فرمایا۔

آپ درخواست کرتے ہیں۔کہ منہدم شدہ غسلخانہ اُسی جگہ بنا دیا جائے۔لیکن چند ہفتے پہلے یہ ممکن ہوتا۔مگر ۳-اگست کے واقعہ کے بعد سے یہ حالت بدل گئی ہے اب میرے لئے ایسا حکم دینا محال ہے میرا صاف فرض یہ ہے کہ اس اصول پر عمل کروں کہ گورنمنٹ سے زور اور زبردستی کے ساتھ کوئی کچھ نہیں کرا سکتا"

آہ یہ کوتاہ اندیشی سے کام لیا گیا۔ورنہ نہ تو خون گرتا۔نہ مقدمہ کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی ضرورت ہوتی نہ معزز لوگ حوالات کا مُنہ دیکھتے بلکہ مسجد کا غسلخانہ بھی اپنی اصل جگہ تعمیر ہو جاتا✦

## نہر پنامہ میں آمد و رفت

آسمان پر جو تغیر ظہور پذیر ہوتے ہیں یا زمین پر جو رد و بدل ہوتا ہے۔اسے زمینی آنکھ خواہ معمولی واقعہ سمجھ کر نظر انداز کر دے۔لیکن وہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتا۔ اور اسکی کتاب عزیز کا مطالعہ کرتا ہے وہ ہر بات میں اس بے نشان مولیٰ کا ایک نشان دیکھتا ہے اور ہر نئی بات اسکے ایمان کے ازدیاد کا باعث ہوتی ہے۔مثلاً زمینی رپوٹر نے ہم کو خبر دی ہے" قطب شمالی کی تحقیقات کو جانیوالی جہم کا سٹیمر پہلا جہاز ہے جو نہر پنامہ میں سے گزرا" اب بادی النظر میں یہ خبر معمولی اور اہمیت سے خارج ہے مگر وہ جو اللہ کی کتاب میں مرج البحرین یلتقیٰن پڑھتے اور ان الفاظ پر ایک پیشگوئی کو بنی کہتے ہیں وہ اس پیشگوئی کا مشرق و مغرب کی دُنیا میں پورا ہونا نہر سوئز کے وجود میں دیکھتے ہیں۔انکی نظر میں رب المغربین نے ۱۳۳۰ سال قبل کے آسمانی پیام کو نہر پنامہ کی صورت میں مکرر مغربی دُنیا میں جامہ عمل پہنایا ہے۔اور حقیقی معنوں میں دو بڑے بڑے بحار یعنے بحرالکاہل و ظلمات کو باہم پیوست کر کے ہزاروں میلوں اور لاکھوں روپیہ کی بچت کا احسان اپنی مخلوق پر کیا ہے فبای آلاء ربکما تکذبان۔پس اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کروگے✦

## ایڈریانوپل کا مستقبل

جب موسم برسات میں کالے کالے بادل فضائے آسمان میں تگ و دو کرتے نظر آتے ہیں اور جنوب مغربی مانسون پوری طاقت کے ساتھ بحر ہند و خلیج بنگالہ کو عبور کر کے کوہ ہمالہ سے ٹکر لگانے میں مصروف ہوتی ہیں ایسے وقت میں کوئی رہرو یقیناً یہ نہیں کہہ سکتا۔کب اور کہاں اُسے باران رحمت سے ملاقی ہونا پڑے گا یہی حال آجکل کے مطلع سیاست کا ہے اور مشرق قریب کے پیچیدہ و لاینحل عقدوں نے یورپ کے مقربین سیاست کو مبہوت کر رکھا ہے۔وہ ایڈریانوپل جو کل بلغاریہ و سرویہ کی متفقہ طاقت اور روس کی امداد کے سامنے سرنگوں ہو کر ترکی کو داغ مفارقت دے گیا تھا آج پھر اپنے سابقہ آقا کے زیر نگین ہے اور وہاں کے رومن یہودی اور یونانی باشندوں کا ایک وفد لنڈن کی وزارت خارجہ سے درخواست کر رہا ہے کہ خدارا ہمیں دوبارہ ظالم بلغاریوں کے سپرد نہ کرنا۔ لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ یورپ انکی درخواست پر توجہ کریگا اور ترکوں کو اُن کے سابقہ مقبوضات پر بحال رہنے دیگا جبکہ بقول نیرالیسٹ یہ ممکن ہے کہ بلقانی ریاستیں مکرر اتحاد کر لیں۔اور ترکوں کی دوبارہ تیر دراز ہو جائیں۔اور مزید برآں ترکوں کا قدیم دشمن روس نہ صرف آرمینیا کے لئے دندان آز تیز کر رہا ہو۔بلکہ قسطنطنیہ اور دردانیال کا سوال اُٹھانے کی بھی فکر میں ہو۔اور ہر گھڑی یہ احتمال ہو کہ شائد روس و ترکی میں جنگ چھڑ جائے✦

## یوروپین سیاست

یورپ کے ایک بہت بڑے مدبر کا قول ہے "کہ عہد نامے صرف توڑنے کے لئے ہوتے ہیں" اگرچہ اس قول کی تصدیق شاہزادہ بسمارک کے جعلی ٹیلیگرام متعلق جنگ جرمنی و فرانس اور اطالیہ کے حملہ طرابلس سے بخوبی ہو چکی تھی۔لیکن جنگ بلقان نے تو اس کے مُنہ پر بالکل پردہ اُٹھا دیا۔چنانچہ بقول سرایڈورڈ گرے تمام بلقانی ریاستوں نے معاہدہ لنڈن کی بے طرح خلاف ورزی کی ہے۔اور ریاست رومانیہ نے جو آجکل بالفاظ وزیر اعظم سرویہ اتحاد بلقان کی سردار ہے۔اس معاہدہ شکنی میں بھی اپنی سرداری کا ثبوت دیا ہے۔اور محض بے ایمانی سے عہد شکنی کر کے بلغاریہ کا بہت سا علاقہ دبا لیا ہے۔اب ملاحظہ ہو۔کہ اس عہد شکنی پر اس ریاست کو مبارک باد کے تار پر تار آ رہے ہیں۔قیصر جرمنی مبارک باد دیتے زار روس دوستی کا یقین دلاتے اور شہنشاہ آسٹریا اخلاص کا اظہار کرتے ہیں۔گویا عہد شکنی ان سب کی نظروں میں قابل ستائش اور مستحسن امر ہے✦

کیا اسی تہذیب و تمدن پر مسیحی دنیا کو ناز ہے✦

## ہماری آواز پر لبیک

یہ سچ ہے کہ مجنون کو جب جنون اُٹھے تو وہ عقلمند کی بات نہیں سُنتا۔اور جوشیلے انسان کے سر پر جب غصہ کا بھوت سوار ہو تو تحمل و بردباری کا مشورہ اسپر کچھ اثر نہیں کرتا۔لیکن یہ بھی سچ ہے کہ جنون اُترنے اور غصہ فرو ہونے پر جب ایسے لوگ ٹھنڈے دل سے غور کرتے ہیں تو اپنے کئے پر نادم اور اپنی حرکات پر پشیمان ہوتے ہیں۔لیکن مبارک ہیں وہ جو جلدی سنبھل جاتے اور پیار کرنے والے ہاتھ کو کاٹنے کی بجائے چومتے ہیں اور اپنی کم عقلی کا خمیازہ بھگتنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ایسے لوگ بیشک محدود سے چند ہوتے اور کبریت احمر کا حکم رکھتے ہیں۔چنانچہ کانپور کی مسجد کے متعلق جہاں کوتاہ اندیش طبقہ ہمیں دغاباز اور جمہور کا مخالف اور ڈیڑھ اینٹ کی جدا مسجد بنانے والا ٹھیراتا ہے وہاں ایسے لوگ بھی ہیں جنھوں نے ہماری آواز پر لبیک کہی اور دُور اندیشی سے کام لیا ہے۔ہمارا دردمند دل جہاں جہلا کے غیر مآل اندیش رویہ پر کڑھتا ہے وہاں اسکے لئے سمجھدار اور معاملہ فہم لوگوں کی تائید موجب طمانینت بھی ہے۔فالحمد للہ علیٰ ذالک

## بمبئی کی وفادار مسلم ایسوسی ایشن

جن لوگوں نے سب سے پہلے ہماری تائید کی۔اور مسلمانوں کے بیجا جوش کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔اُن میں سے نمبر اوّل بمبئی کی لایل مسلم ایسوسی ایشن ہے اس انجمن کا ریزولیوشن ہے غیر ذمہ دار لوگوں کی حرکات کا نتیجہ ہے عامۃ المسلمین کو اُس تحریک سے جسکے محرک برٹش حکومت کو مذہبی امور میں دخل دہی کا ملزم ٹھیراتے ہیں۔الگ تھلگ رہنا چاہیئے✦اسی انجمن کے سکرٹری صاحب نے اعلان کیا ہے کہ بمبئی کے مسلمانوں کو کانپور کے مقدمہ کی اعانت کے معاملہ سے کوئی تعلق نہیں ہے✦ حسب ذیل ہے۔ اس انجمن کی تجویز کا مادہ ہے

## پنجاب میں ہمارا ہمخیال

ہم کو اس امر کے اظہار میں بہت خوشی ہے کہ مسلمان اخبار نویسوں میں ابھی سنجیدہ اور معاملہ فہم اڈیٹر موجود ہیں اور حق کی تائید میں ان کو نہ یہ خوف ہوتا ہے کہ خریداروں پر کیا اثر پڑے گا۔نہ یہ کہ مسلمان پبلک اُن کو کیا کہے گی۔اس قسم کے قومی خیر اندیش لوگوں اہل قلم میں سے ہمارا معزز ہمعصر ملت اپنی نظیر آپ ہے۔ایڈیٹر ملت کے سامنے اپنے بھائی "وطن" کا سکوت آمیز رویہ موجود تھا اور وہ جانتے تھے کہ "وطن" اصل معاملہ کو سمجھتا اور اس خیال میں ہمارا مؤید ہے۔تاہم مصلحتاً خاموش ہے با ایں ہمہ ملت نے اس مصلحت آمیز خاموشی پر حق گوئی کو ترجیح دی۔ہمعصر مذکور کا

صرف ایک فقرہ ہی انکی رائے کا کافی اظہار ہے وہ لکھتے ہیں:۔ افسوس ہے کہ کانپور میں کئی بے گناہ مسلمانوں کا خونِ ناحق کرانے کے بعد بھی ایجی ٹیٹر (شورش پسند) صبر سے نہیں بیٹھتے“

## ہمارے ہم اور مؤید

ہم قلم مشرق گورکھپور لکھتا ہے۔ دراصل نہ مسٹر ٹائمز اور مسٹر سم الزام سے بری ہو سکتے ہیں۔ نہ وہ مسلمان جنہوں نے اچھی طرح جوش دلایا۔ اور مسلمانوں کی شہادت کی فکر کی۔ اور خود آج الگ تھلگ ہیں۔ ہم نہیں دیکھتے کہ آج وہ اشتعال دینے والے اور لفٹنٹ گورنر کو مسجد شکن کا خطاب عطا کرنے والے کانپور میں آکر کوئی ہمدردی کر رہے ہیں“ مسٹر ہدایت حسین بیرسٹر لکھنو نے فرمایا ”وہ اس معاملہ کو نفرت اور غصہ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔۔۔ انکی رائے میں کلکٹر نے فیر کرنے کا جو حکم دیا تھا۔ اُسمیں وہ حق بجانب تھے تمام اسلامی جماعت اس معاملہ کو نہایت بدقسمتی کا واقعہ سمجھتی ہے اور بلوائیوں کے فعل پر پُرزور الفاظ میں ملامت کرتی ہے“

آصفیہ گزٹ حیدر آباد دکن رقمطراز ہے ”مسلمانو! تمہیں چاہیئے کہ موقعہ ومحل دیکھ کر کام کرو۔ ان احمق اخبار نویسوں کی تحریروں پر عمل کر کے اپنے دامن وفاداری پر کوئی بدنما دھبہ مت آنے دو جو تمہیں بے بسی کے عالم میں گورنمنٹ کے خلاف برانگیختہ کرنے کے لیئے پُرجوش مضامین سے اپنے کالم سیاہ کرتے ہیں وہ درحقیقت تمہارے عقلمند دشمن ہیں ٭

## مقدمہ سیتاپور

کہا جاتا ہے کہ ہندوستانی معاملات میں انگلستان کی پبلک بہت کم حصہ لیتی ہے اور جب ہندوستان کے بجٹ کا معاملہ پارلیمنٹ میں پیش ہوتا ہے تو ممبرانِ دارالعوام کا بیشتر حصہ غیر حاضر ہو جاتا ہے لیکن واقعات اس خیال کی تردید کرتے ہیں اور واضح ہوتا ہے کہ اہل انگلستان ہندوستانی معاملات میں دلچسپی لیتے اور خصوصاً جب کسی اعلیٰ حاکم کے خلاف کوئی شکایت اُنکے گوش گذار ہو تو اُسکے متعلق پوری چھان بین سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ سیتاپور کے ایک زمیندار کو سرجان ہیوٹ سابق لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ آگرہ واودھ کے زمانہ حکومت میں پھانسی کی سزا دیگئی تھی۔ اس سزا کو ناواجب بتا کر سرجان کو جلد بازی کا ملزم قرار دیا گیا ہے اور پارلیمنٹ میں انکی اسقدر مخالفت ہوئی ہے کہ دارالعوام سے گزر کر اب دارالامرا میں اس مقدمہ پر مباحثہ ہوگا۔ جس میں لارڈ کرزن سابق وائسرائے لارڈ میکڈانل سابق لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ آگرہ واودھ اور لارڈ سیڈنہم سابق گورنر بمبئی حصہ لینگے ٭

---

## سرجان ہیوٹ اخبارات میں

محولہ بالا مقدمہ کے متعلق سرجان ہیوٹ نے ایک مفصل ومبسوط چٹھی ولایت اور ہندوستان کے اخبارات میں شائع کی ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ ”معافی کی درخواست پھانسی کے وقت سے ۴۸ گھنٹہ پیشتر گورنمنٹ ہند کے پاس پہنچنی چاہیئے تھی۔ اور میرے پاس یہ درخواست ایسے وقت میں پہنچی جبکہ اس کا شملہ میں بروقت پہنچنا محال تھا۔ اور تار کے ذریعہ اطلاع دینا بھی بے سود تھا۔ کیونکہ سابقہ تجربہ کی بنا پر مجھے معلوم تھا کہ گورنمنٹ ہند اصل درخواست کے بغیر کوئی حکم صادر نہ فرمائے گی“ ٭

## بلوہ کانپور کے ثمرات

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ناعاقبت اندیش حق کے مخالفوں کی ایک مثال بیان فرمائی ہے اور ان کو اُس بڑھیا سے مشابہ ٹھیرایا ہے جو محنت ومشقت سے اپنا سوت کاتے اور پھر یکدم اسے لے کر چھوٹے چھوٹے ٹکرے کر ڈالے اور اس طرح اپنی تمام محنت کو اپنے ہاتھ سے ضائع کر بیٹھے۔ بعینہ یہی حال آجکل کے مسلمانوں کا ہے۔ جو لوگ وفاداری کے مدعی اور گورنمنٹ کی اطاعت کو اپنے مذہب کا اصول سمجھتے یا کم ازکم بذریعہ تحریر وتقریر ایسا ظاہر کرتے تھے اُنکی عجلت اور آئین سلطنت کی مخالفت نے حقیقی بہی خواہان ملت کی برسوں کی کوششوں پر پانی پھیر دیا۔ اور اسلام ومسلمانوں کو نقصان مایہ وشماتت ہمسایہ کا مصداق بنا دیا۔ چنانچہ ایک صاحب وکیل امرتسر میں لکھتے ہیں ”محکمہ ریلوے نے جملہ (چبوترہ) مساجد واقعہ حدود ریلوے کو کھود کر سطح زمین کے برابر کر دینے کا فوری حکم دیدیا ہے اور محکمہ انجینیرنگ چابکدستی سے تعمیل حکم میں مصروف ہے“ یہ تو ہے نقصان مایہ۔ اب ملاحظہ ہو شماتت ہمسایہ۔ ہندوستان لاہور لکھتا ہے ”اس میں شک نہیں کہ ہندوؤں میں اتنی سمجھ ہے کہ وہ قانون توڑنے والوں سے ہمدردی نہیں کرتے“ یہی اخبار ایک اور جگہ مسلمانوں کی موجودہ روش کے متعلق تحریر کرتا ہے۔ اگر ”آریہ اس ایجی ٹیشن سے علیحدہ ہیں تو اُن کی دانائی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ وہ جلا وطن ہونا منظور کرینگے اور کسی شور وشر میں شریک نہیں ہونگے ٭

## سرگائی فلیٹ وڈ سابق ممبر داخلہ

حکومت وسلطنت بھی ایک کشتی ہے۔ اس کشتی رانی کا اہل وہی شخص سمجھا جاسکتا ہے جو رعایا کے محسوسات کا خیال رکھے۔ متلاطم سمندر کی خطرناک امواج میں نہایت ہوشیاری سے چپو لگائے اور ہوا کا رُخ دیکھ کر بادبان کو درست کرے۔ یُوں تو سلطنت انگلشیہ میں ایکدوسرے سے بڑھ چڑھ کر مدبرین امور سیاست وجہانبانی ہیں۔ لیکن لارڈ ہارڈنگ کو خوش قسمتی سے ایک ایسا وزیر میسر آگیا تھا جسکی مآل اندیشی۔ زبردست شخصیت اور ذاتی رسوخ نے۔ جنگ طرابلس کے پُرآشوب اور جنگ بلقان کے پُرتشویش زمانے میں جبکہ ہندوستان کا مطلع تاریکی کے آثار دکھا رہا تھا۔ کشتی سلطنت کو باد مخالف کے تھپیڑوں سے بچا لیا۔ اور لارڈ ہارڈنگ کی گورنمنٹ کو لارڈ کرزن ولارڈ منٹو کی حکومتوں کے مقابلہ میں پُرامن حکومت بنا کر دکھا دیا۔ اس نیکدل افسر نے اپنی ایک الوداعی تقریر میں اہل ہند کو مخاطب کر کے فرمایا ”ہم سرد ملک کے باشندے ہیں آہستہ آہستہ سوچ سمجھکر کام کرتے ہیں۔ ہماری نسبت رائے قائم کرنے میں جلدبازی سے کام نہیں لینا چاہیئے“ لاریب انگلستان کے بہترین اور کامیاب افسروں کا یہی خاصہ ہے۔ کہ ہر بات کو عمل میں لانے سے پہلے بہت سوچتے اور سہج سہج قدم اُٹھاتے ہیں چنانچہ وہ چودھویں صدی کا پیلاطوس یعنی کپتان ڈگلس بھی اس قسم کے افسروں کے زمرہ سے تھا۔ اس نے مسیح کے متعلق فیصلہ کرنے میں جلدبازی سے کام نہ لیا۔ اور اپنی سلطنت کی ایک بیش بہا خدمت انجام دی۔ کاش کہ سلطنت برطانیہ کے تمام حکام فلیٹ وڈ اور ڈگلس جیسے ہی ہوں ٭

## خودمختار دیسی حکومت کا نمونہ

جو لوگ خودمختار دیسی حکومت یا موزوں خودمختار حکومت کا حصول اپنا نصب العین سمجھتے اور آئے دن آنکھیں بند کر کے گورنمنٹ کے خلاف جائز وناجائز زبان کھولنے کے عادی ہیں۔ وہ دربار پونچھ اور دربار کشمیر کے تازہ احکامات پر نظر کریں اور ہندوستانی حکومتوں کے طرز عمل کا انگریزی حکام کے دستور سے مقابلہ کریں۔ ایک ہندو ریاست ہیں باوجود والئی ریاست کی بیدار مغزی اور رعایا نوازی کے وہاں کے سربرآوردہ مسلمان ریاست بدر ہونے پر مجبور کئے جاتے یا ہوتے ہیں۔ اور دوسری بہت بڑی ریاست میں باوجود مسلم آبادی کی کثرت اور باوجود اہل اسلام کی بجا شکایات کے ریاست کے اصحاب حل وعقد کو یہ بھی گوارا نہیں کہ مسلمان ایک کانفرنس کا انعقاد کر کے اپنے مطالبات پیش کر سکیں۔ ہماری مراد ان حکومتوں سے ریاستہائے پونچھ وکشمیر ہیں اوّل الذکر کا واقعہ تو اب پُرانا ہو گیا ہے۔ لیکن موخرالذکر کے متعلق تازہ خبر ہے کہ ”کشمیری کانفرنس جس کا انعقاد زیر صدارت آنریبل جسٹس میاں شاہدین صاحب سرینگر میں ہونیوالا تھا۔ دربار کشمیر کی مخالفت کے باعث ملتوی کر دی گئی ہے“ ٭

کیا انگریزی راج میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ یہاں تو سنگین

## هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

ایک زمانہ تھا کہ پیغمبر عربی کی شریعت کا دم بھرنے والے اور مقدس اسلام کی محبت و اُلفت کے متوالے اپنے محسن کی قدر کرتے اور خدا تعالےٰ کے تشکر کے لئے انسانوں کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتے۔ انکی نظر میں احسان کی قدر اور نیکی کی وقعت تھی۔ اگر نجاشی شاہِ حبش نے ان کے آقا و مولیٰ کے صحابہ کو پناہ دی تو انھوں نے اپنی فتوحات کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو ملک حبش کی صفائی کرنے سے رد کردیا۔ اور تھوڑے احسان کا معاوضہ بڑی نیکی اور احسان سے دیا۔ یہ تھے مسلمانوں کے بزرگ لیکن اب انکی ناخلف اولاد ہے کہ مخالفت و شکایت کے لئے تو ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ مگر حکومت انگریزی کے ہزارہا احسانات کو پس پشت ڈال دیا ہے +

سُنو اے اسلام کے بدنام کنندو! کان کھولو۔ اے شہید مسجد اور شہدائے مسجد پر ماتم کرنے والو! توجہ کرو! اے گورنمنٹ انگریزی پر زبان طعن دراز کرنے والو! یہ ہماری موجودہ حکومت ہی تھی جس نے پنجاب کی مساجد کو سکھوں کے گھوڑوں کی لید سے نجات دلائی۔ اور خانۂ خدا کے دروازوں کو خنزیر کی ناپاک قربانی کی بدرسم سے پاک کرایا + اور یہاں یہی حکومت تھی جس نے دہلی کی مشہور مسجد فتحپوری کو ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ اپنے خزانہ سے دیکر مسلمانوں کے لئے واگزار کرا دیا۔ پھر کیا ان احسانات اور مساجد نوازی کو بُھلا کر ایک مسجد کے غسلخانہ پر شور مچانا سرکار کو ظالم بتانا قرینِ انصاف یا تعلیم اسلام ہے؟ مسلمانو! بھولے مسلمانو! تمہارا خدا فرماتا ہے هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (احسان کا بدلا احسان ہے) +

## مسجد ووکنگ

گذشتہ اشاعت میں ناظرین کرام مطالعہ فرما چکے ہیں کہ ہمارے لنڈنی دوست اب آیندہ اپنا دفتر ووکنگ میں لے گئے ہیں۔ کیونکہ وہاں کی مسجد جو ایک سیکدل انگریز نے ہندوستانی مسلمانوں کے چندہ سے تعمیر کرائی تھی۔ اب مسلمانوں کے سُپرد کی گئی ہے۔ اس کے مسجد کے تفویض کئے جانیکے متعلق پیسہ اخبار لاہور لکھتا ہے کہ مرزا عباس علی بیگ ممبر کونسل وزیر ہند کی سعی و کوشش سے ووکنگ کی مسجد مسلمانوں کو ملگئی ہے اور سردست عارضی طور پر خواجہ کمال الدین صاحب اسکے مہتمم مقرر ہوئے ہیں۔ خدا کرے کہ "پیسہ" کا عارضی طور مبدل بہ مستقل ہوجائے۔ اور خانۂ خدا مساجد کے اصل وارثوں اور آباد کرنے والوں کے پاس ہی رہے۔ آمین ثم آمین +

## لفٹنٹ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ بندرابن میں

ہز آنر سر جیمز میسٹن نے ۸ اگست کو بندرابن آریہ سماج کے گوروکل کا معائنہ کیا۔ اور ایک معنی خیز تقریر بھی فرمائی۔ آپ نے دوران تقریر میں فرمایا "عظیم الشان سماجک اور روحانی تحریک کی سچی ہمدردی مجھے یہاں کھینچ لائی ہے ...... حکام کی بدگمانی ...... کا سبب آپ کے بعض برائے نام پیروؤں کی تقریروں اور تحریروں سے ظاہر ہونے والی نادانی تھی ...... آپ کے مشن اور آپ کے دھرم میں سچی وسیع الخیالی اور اعتدال کی طاقت موجود ہے ...... میں آپ کو حکام کی خیر اندیشی اور دوستی قبول کرنے کی دعوت دینے آیا ہوں ...... میں آپ کو یقین دلا سکتا ہوں کہ آپ گورنمنٹ کو اپنا بہترین اور سب سے سچا دوست پائینگے" +

سر جیمز میسٹن کی تقریر حادثہ کانپور کے پانچ روز بعد کی ہے اور اسمیں اشارتاً رعایا کے تمام فرقوں کو بتا دیا گیا ہے کہ جو نادانی کریگا وہ گورنمنٹ کی بدگمانی کے ماتحت آجائیگا اور جو گورنمنٹ سے دوستی کا ثبوت دیگا گورنمنٹ اُسکی بہترین دوست ہوگی۔ کیا مسلمان اس تقریر کا مطلب سمجھینگے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرینگے؟ آریہ سماج باوجود ستیارتھ پرکاش کی غیر وفادارانہ تعلیم کے وفاداری کا طرہ سر پر لگانا چاہتی ہے۔ اور مسلمان باوجود قرآن کریم کے وفادارانہ احکام اور محمد رسول اللہ کی آئین پسند سنت سے برسوں کا تاج خود بخود سر سے اُتار ڈالنے کی فکر میں ہیں + ؎

ایک وہ ہیں جنھیں تصویر بنا آتی ہے
ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی بھی صورت کو بگاڑ

## خون کی ندیاں

جنگ بلقان میں جو وحشیانہ خونریزی اور درندگی عمل میں آئی ہے اور جس طرح "خون کی ندیاں" مقدونیہ کے میدانوں کو سیراب کرچکی ہیں۔ اس کا اندازہ وہی لوگ کرسکتے ہیں جنکو بلقانی معاملات کا علم اور جنگ کے اعداد و شمار پر عبور ہے تخمینہ کیا گیا ہے کہ اس مہیب خونی جنگ میں تقریباً ساڑھے تین لاکھ باقاعدہ سپاہی پیوند خاک و خون ہوچکا ہے اور بیقاعدہ جماعتیں یا سطوعین کے سرفروش گروہوں کا نقصان اسکے علاوہ ہے حریدیوں کو ئی ۲½ لاکھ غیر مصافی مسلمان کئی ہزار مقدونی عیسائی و یہودی بھی شہزادہ نوپال کی شمالی فوجوں کے خون آشام جوش کی نذر ہوچکا ہے۔ آہ! لوگو! کیا یہ "خون کی ندیاں" بلا وجہ بہی ہیں۔ اور کیا بادشاہت پر بادشاہت بلا سبب چڑھی ہے۔ فَاعْتَبِرُوا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ +

## طوفان نوح

بردوان کے سیلاب عظیم کو اخبارات میں "طوفان نوح" یا "قیامت صغریٰ" کے نام سے یاد کیا گیا۔ اور مخلوق خدا کی خانہ ویرانی اور پریشانی کا نہایت دردانگیز پیرایہ میں نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اور اعلان کیا گیا ہے کہ سرکاری امداد کے علاوہ مخیر لوگ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے دل کھولکر چندہ دے رہے ہیں۔ اس کار خیر میں حصہ لینے والوں میں سے ڈاکٹر راش بہاری گھوس کا نام نامی خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ کیونکہ آپ نے ایک لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ وغیرہ وغیرہ +

ہم کہتے ہیں کہ مبارک ہیں وہ جو مخلوق خدا کے اڑے وقت کام آتے اور نافع الناس و مفید وجود ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن ان سے بڑھ کر مبارک وہ ہیں جو ان واقعات سے سبق بھی حاصل کرتے ہیں کیونکہ جس طرح ان واقعات کی خبر اللہ تعالےٰ کے مرسل نے پہلے سے دی اور فرمایا "اس ملک کی باری بھی قریب آتی جاتی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ نوح کے دن آنکھوں کے آگے آجائینگے" +

اُسی طرح اس نوح نے یہ بھی فرمایا کہ خدا سے صلح کرنیوالے "اس دن بچائے جائینگے" پس اے اہل بنگال اور اے اہل گجرات سُنو! بردوان کی بربادی یا پایستانہ کی تباہی خدا تعالےٰ کا فعل عبث نہیں بلکہ تمہارے لئے ایک تازیانہ عبرت اور نوح وقت کی تلاش کا محرک ہے کون ہے جو بڑھ کر مبارک ہونیکی کوشش کرے گا +

## شیطان کے مرید

حضرت مسیح کی مروجہ سوانح عمریوں یا عہد جدید کی کتابوں میں لکھا ہے کہ شیطان نے مسیح کو تمام دُنیا کی سلطنتیں دینی چاہیں۔ اور اسکے مقابل صرف ایک سجدہ کر دینے کی خواہش کی۔ حضرت ابن مریم خود تو نبی تھے شیطان کے جھانسہ میں نہ آئے۔ لیکن بکرے کی ماں کب تک خیر منا سکتی ہے۔ مسیح پر اُترنے والا روح القدس کمزور فاختہ کی شکل میں ہی نمودار ہوا تھا۔ اس لئے آخر ابلیس نے انکی امت کو آگھیرا۔ اور جد وجہد کرتے کرتے بیسویں صدی میں تو سجدہ ہی کرا کے چھوڑا۔ اب کیا تھا۔ سلطنتیں مل گئیں۔ اور اس شیطانی کامیابی کو آسمانی رحمت سمجھ بیٹھے۔ اور ایک سجدہ کیا۔ ابلیس انکی سجدہ گاہ ہی بنگیا۔ اور انھوں نے اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لئے ہر دجل سے کام لینا شروع کردیا۔ جب خدا نے پھر مسیح بھیجا۔ اور اس نے اپنے زبردست حربوں سے دجّال کا جسم چھلنی کرنا شروع کیا۔ تو دجّالی کیمپ میں ایک شور بپا ہوگیا۔ اور اب تک مغلوب دشمن کہہ رہا ہے "احمدی لوگ اشاعت مذہب کے لئے پانی کیطرح روپیہ بہاتے ہیں۔ اور ہمارے کیسے خالی ہیں۔ لاریب دجّالی کا روحانی کیسہ خالی اور احمدی بھرپور ہے۔ لیکن ظاہری کیسہ کا عذر دجل و عیاری ہے کیونکہ احمدی مسیح موعود کا خادم اور شیطان کو سجدہ کرنے سے متنفر ہے۔ اس لئے نہ اس کے پاس زمینی گورنمنٹ اور نہ کسی زمینی گورنمنٹ کا ۱۸۲۷۷۲ روپیہ سالانہ عطیہ ہے +

# ان الدین عند اللہ الاسلام

## انسان اور خدا کا تعلق

دنیا میں جب سے مذاہب کا سلسلہ چلا آرہا ہے۔ دیکھا جاتا ہے کہ بعض انسان تو افراط کو اختیار کر کے انسان کو ایسا کمزور سمجھتے آئے ہیں کہ جو کچھ کرتا ہے خدا ہی کرتا ہے انسان کا کچھ دخل ہی نہیں۔ بعض اس کے خلاف تفریط کی راہ میں قدم زن ہوتے ہیں اور دعوے کرتے ہیں کہ سب اعمال انسانی انسان کے اپنے ارادہ طاقت و قدرت اور اختیار کے ماتحت ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا اس بات سے کیا تعلق ہے

ان مختلف خیالات کا یہ اثر ہوا ہے کہ ایک جماعت ایسی پیدا ہوگئی ہے جو سمجھتی ہے کہ ہمارے جسقدر افعال ہیں یہ خدا کے پیدا کردہ ہیں اس لئے ان میں ہمارا تو کچھ اختیار نہیں اگر گناہ کراتا ہے تو خدا اگر بدی کی ترغیب دیتا ہے تو خدا اگر بڑھاتا ہے تو خدا اگر گھٹاتا ہے تو خدا غرض کہ ہر ایک فعل جو ہم سے سرزد ہوتا ہے اس کا اصل فاعل خدا ہے اور انسان اس کے قبضہ میں بالکل اسطرح ہے جیسے ایک شمشیر زن کے ہاتھ میں تلوار یا بندوقچی کے ہاتھ میں بندوق گو تلوار کاٹتی ہے مگر اصل کاٹنے والا وہ ہاتھ ہے جو اسے چلاتا ہے یا وہ انسان ہے جو اس ہاتھ کو ہلاتا ہے۔ بندوق کی گولی قتل کرتی ہے مگر اصل قتل کرنے والا وہ ہاتھ ہے جو اس کی بندوق کے گھوڑے کو دباتا ہے۔ بلکہ وہ انسان ہے جو ہاتھ کو گھوڑا دبانے کا اشارہ کرتا ہے۔ پس یہ سب کام جو دنیا میں ہو رہے ہیں ایک تماشہ ہیں اور عکس ہیں ارادہ الٰہی کا تصویر میں اس حکم کی جو ایک قادر مطلق ہستی پس پردہ دے رہی ہے۔

ایک قاتل جو نہایت سنگدلی سے ایک مظلوم بیگناہ بیکس اور بے بس انسان کو قتل کر دیتا ہے۔ اور اس کے مال کو لوٹ کر لیجاتا ہے۔ ایک چور جو ایک نادان غافل اور بے خبر انسان کا اثاثہ بیت چھپکے سے اپنے گھر میں جا جمع کرتا ہے ایک شرابی جو شراب کی دوکان پر بیٹھکر اپنا مال خرچ کر کے اپنی عقل کو پردہ غفلت اور سکر ان کے نیچے ڈھانپ دیتا ہے ایک جواری جو بلا کسی محنت اور کوشش کے محض قیاسات و ڈھکوسلوں کی بنا پر اپنے دوست کا سارا مال اڑا لیجانا چاہتا ہے ایک ٹھگ جو فریب و دغا سے کسی مسافر و بے وطن کے اندوختہ پر ہاتھ صاف کرنا چاہتا ہے ایک زانی جو کسی باعصمت اور شریف عورت کی عصمت کو خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے یہ سب منشاء الٰہی اور قضائے آسمانی کے ماتحت کام کرتے ہیں اور وہ اپنے اعمال کے ایسے ہی ذمہ دار ہیں جیسے کسی قتل کی ذمہ دار تلوار یا بندوق کی گولی ہو سکتی ہے۔

دوسرے لوگ اس بات سے بالکل انکار کرتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ خدا تعالیٰ کا کچھ دخل نہیں دنیا پیدا کرنے کے بعد وہ بالکل علیحدہ ہوگیا اور اب وہ مخلوق سے اسی طرح بے واسطہ اور بے تعلق ہے جس طرح ایک معزول بادشاہ انتظام مملکت سے علیحدہ ہوتا ہے انسان جو چاہتا ہے کرتا ہے جسطرح چاہتا ہے کرتا ہے نہ خدا اسے بدی کے کرنے سے روکے نہ نیکی کے کرنے کی توفیق دے روز اول سے مخلوق کو پیدا کر کے ایسے اپنے حال پر چھوڑ کر خود الگ ہوگیا ہے۔ اب انسان جو چاہتا ہے کرتا ہے اپنی کوشش سے کامیاب ہوتا ہے اور اپنی ہی غلطی سے تباہ ہوتا ہے انسانی زندگی میں پیدا ہونے سے لیکر مرنے تک اللہ تعالیٰ کا کوئی دخل نہیں وہ ایک تماشائی کی طرح دیکھ رہا ہے کہ انسان کیا کر رہا ہے۔

یہ دونوں عقیدہ کسی ایک مذہب کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر مذہب میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو اس قسم کے خیالات سے متاثر ہوتے ہیں اور وہ اپنے اپنے مذاہب کے مسائل کو ان عقائد کے ماتحت ڈھال لیتے ہیں خواہ یہی ہوں یہودی ہوں ہندو ہوں یا پارسی ہوں مسلمان ہوں کوئی ہوں کسی مذہب کی پابندی نہیں کسی مذہب کی تخصیص نہیں لیکن اسلام جو ایک سچا اور خدا کا قائم کیا ہوا مذہب ہے وہ ان دونوں عقائد سے برائت ظاہر کرتا ہے اور دلائل کے ساتھ ان عقائد کا بطلان ثابت کر کے سچا اور حق عقیدہ بیان کرتا ہے اور پھر کمال یہ ہے کہ پھر اختصار کو بھی مدنظر رکھتا ہے۔

سورہ فاتحہ جس کی نسبت میں پہلے بارہا بیان کر چکا ہوں کہ سارے قرآن کریم کا خلاصہ ہے اور تمام عظیم الشان مسائل اس میں آجاتے ہیں اس سورۃ میں اس مسئلہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اور جس خوبصورتی سے ڈالی گئی ہے اسے کچھ وہی دل سمجھ سکتا ہے جس کے اندر خوبصورت اشیاء کے سمجھنے کا مادہ ہو اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں انسان کو کچھ دعائیں سکھائی ہیں یا یوں کہنا چاہیئے کہ سورہ فاتحہ سب دعاؤں کا ایک مجموعہ ہے ان دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ اللہ اللہ کیسے مختصر الفاظ ہیں لیکن کیا مفصل معانی اس کے اندر بیان کئے گئے ہیں دونوں عقائد کو باطل کر دیا ہے اور بتلایا ہے کہ تمام دنیا کے مذاہب میں عبادت کا حکم ہے اور اسلام نے بھی اپنے پیروؤں کو حکم دیا ہے کہ وہ ایک خدا کی عبادت کریں اب اگر انسان کا کچھ اختیار ہی نہیں تو پھر عبادت کے حکم دینے کی کیا ضرورت تھی اور خدا تعالیٰ نے بندے کے منھ سے یہ کیوں کہلوایا کہ میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اگر جیسا کہ بعض لوگ بیان کرتے ہیں انسان بالکل مجبور ہے اور خدا تعالیٰ کے حکم ماتحت ہی جو کچھ کرتا ہے کرتا ہے تو پھر اس کے کیا معنی ہوئے کہ اسے عبادت کا حکم دیا جائے اور اس سے اقرار کروایا جائے کہ میں عبادت کرتا ہوں۔ اگر جبر ہے تو عبادت بندہ تو نہیں کرتا بلکہ اس سے جبراً کروائی جاتی ہے۔ پس تمام مذاہب کا متفقہ مسئلہ عبادت اس خیال کی پوری تردید کرتا ہے کہ جبر سے کام لیا جاتا ہے اگر جبر سے کام لیا جاتا تو پھر عبادت کے حکم دینے کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ انسان خود ہی عبادت کرتا۔

اس آیت کے دوسرے حصہ ایاک نستعین نے دوسرے عقیدے کو باطل کر دیا ہے کیونکہ اس میں بندہ کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مدد کی درخواست کرے پس اگر خدا تعالیٰ بندوں سے بالکل علیحدہ ہو بیٹھا ہے اور اب ان کے کاموں میں بالکل دخل نہیں دیتا تو پھر اس سے مدد مانگنے کے کیا معنے ہوئے اور دعا بھی تمام مذاہب کا ایسا متفقہ مسئلہ ہے کہ کوئی مذہب اس مسئلہ سے خالی نہیں۔ ہندو زرتشتی۔ مسیحی نیچری۔ آریہ۔ معتزلی سب دعائیں مانگتے ہیں۔ پھر اگر خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے ایسا علیحدہ ہوگیا ہے تو دعا کے مانگنے کا اس نے کیوں حکم دیا ہے

غرضیکہ اس چھوٹی سی آیت میں نہایت لطیف طریق سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کا عقیدہ بیان کر دیا ہے کہ اسلام کا یہ مذہب کبھی نہیں کہ جو کرتا ہے خدا کرتا ہے بندہ کا کچھ دخل نہیں نہ اسلام یہ کہتا ہے کہ بندہ سے خدا بالکل علیحدہ ہوگیا ہے اور اب اسکا دنیا سے کچھ تعلق نہیں۔ اس نے انسان کو خود مختار چھوڑ دیا ہے اور پھر ان دونوں عقیدوں کی غلطی کی دلیل بھی ساتھ ہی دیدی ہے۔

کیا ہی پاک اور بے عیب کلام ہے جو تمام خوبیوں کا جامع ہے کیا کوئی اور مذہب جامع کتاب پیش کر سکتا ہے۔ کیا کوئی اور کتاب اس کی مثال پیش کر سکتی ہے۔

### ضروری اطلاع

خریداران الفضل جب رخصت پر اپنے گھروں کو آتے ہیں تو پتہ تبدیل کرنے کے واسطے کوئی اطلاع دفتر میں نہیں دیتے ایسے ہی جو احباب قادیان میں تشریف لاتے ہیں وہ قادیان میں آکر بھی دفتر میں اطلاع نہیں دیتے کہ ہم یہاں ہیں ہمارا اخبار روانہ نہ کیا جاوے

غرض اس سے عرض ہے کہ جب خریداران الفضل کہیں دوسری جگہ جاویں تو ...

# تصدیق المسیح

وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ

تینتیس سال کا عرصہ گزرتا ہے خدا نے برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ وحی نازل ہوئی "بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کریگا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کریگا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں"

ایک معترض عبید اپر اعتراض کرتا ہے کہ آجکل کوئی اسلامی سلطنت نہیں جو خطرے میں نہ ہو۔ ٹرکی کا حال سب پر عیاں ہے۔ ایران کی خانہ جنگی مراکش میں شورش مصر کی زار حالی۔ غرض جدھر دیکھو ادھر زوال ہی زوال کے آثار ہیں۔ پس پائے محمدیاں۔ **بر منار بلند**۔ اگر یہی ہوتا ہے تو اس رفعت کو سلام +

اس کا جواب کئی طور پر ہو سکتا ہے۔ اول تو ٹرکی کا موجودہ غلبہ اور ایران میں پھر مجلس کا انعقاد اور افغانستان کی موجودہ حالت پر مفصل بحث +

دوم یہ کہ اس وحی کے صحیح معنے۔ وہ ہیں جو خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئے۔ چنانچہ آپ ایام الصلح صفحہ ۳۰ پر تحریر فرماتے ہیں "حضرت مسیح علیہ السلام ایسے وقت میں آئے تھے جبکہ ملت موسوی یونانی حکماء کے حملوں سے خطرناک حالت میں تھی۔ اور تعلیم توریت اور اسکی پیشگوئیوں اور معجزات پر سخت حملہ کیا جاتا تھا۔ اور یونانی خیالات کے موافق خدا تعالےٰ کے وجود کو بھی ایک ایسا وجود سمجھا گیا تھا کہ جو صرف مخلوق میں مخلوط ہے اور مدبر بالارادہ نہیں اور سلسلہ نبوت سے ٹھٹھا کیا جاتا تھا۔ لہٰذا حضرت عیسےٰ کے مبعوث کرنے سے جو حضرت موسیٰ سے چودہ سو برس بعد آئے۔ خدا تعالےٰ کا یہ ارادہ تھا کہ موسوی نبوت کی صحت اور اس سلسلہ کی حقانیت پر تازہ شہادت قائم کرے اور نئی تائیدات اور آسمانی گواہوں سے موسوی عمارت کی دوبارہ مرمت کر دیوے۔ اسی طرح جو اس امت کیلئے مسیح موعود بھی چودھویں صدی کے سر پر بھیجا گیا۔ اسکی بعثت سے بھی یہی مطلب تھا کیونکہ جو یورپ کے فلسفہ اور یورپ کی دجالیت نے اسلام پر طرح طرح کے حملے کئے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور پیشگوئیوں اور معجزات سے انکار اور تعلیم قرآنی پر اعتراض اور برکات اور انوار اسلام کو سخت استہزاء کی نظر سے دیکھا ہے ان تمام حملوں کو نیست و نابود کرکے اور نبوت محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف سلام کو تازہ تصدیق اور تائید سے حق کے طالبوں پر چمکا دے اور یہی سر ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۲ میں آج سے سترہ برس پہلے ایک الہام اسی بارہ میں ہوا وہ الہام خدا تعالیٰ کا لاکھوں انسانوں میں شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کریگا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کریگا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں" دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۲۔ اور خوب غور کرو کہ یہ نشانوں سے کیا مدعا ٹھیرایا گیا۔ ابھی میں بیان کر چکا ہوں کہ اسی مطلب کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے تھے تا تکذیب کی حالت میں نئے نشانوں کے ساتھ توریت کی تصدیق کریں۔ اور اسی مطلب کیلئے خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا نئے نشانوں کے ساتھ قرآن شریف کی سچائی غافل لوگوں پر ظاہر کیجائے۔ اسی کیطرف الہام الٰہی میں اشارہ ہے کہ پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد اور یہی اشارہ اس دوسرے الہام براہین احمدیہ میں ہے الرحمٰن علم القرآن لتنذر قوما ما انذر آباءھم ولتستبین سبیل المجرمین۔ قل انی امرت وانا اول المؤمنین۔

اس تشریح سے صاف ظاہر ہے کہ پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد کے کیا معنے ہیں۔ یہ ایک کھلی ہوئی صداقت ہے جس کا انکار کوئی ضدی سے ضدی مخالف چھوٹے سے چھوٹا منکر بھی نہیں کر سکتا کہ احمدی سلسلہ اور حضرت ممدوح ہی کا وجود باجود آیات قرآنی کا زندہ ثبوت ہو سکتا ہے۔ پھر ہر ایک معجزہ جو قرآن مجید میں اگلے انبیاء علیہم السلام یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا موجود ہے وہ قصے کے رنگ میں نہیں رہا۔ بلکہ اسکی نظیر پھر منکروں کو دکھا دی ہے۔ تاکہ وہ انکار نہ کر سکیں۔ وہ **پہلوان حضرت رب جلیل** کس جرأت سے باواز بلند اعلان کرتا ہے کہ

کہ چہ ہیبت با بدادند ایں جواں را + کہ ناید کس بمیدان محمدؐ

اور پھر فرماتا ہے

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

وہ تو وہ۔ اسکے خدام کو اللہ نے ایسا رعب دیا ہے کہ جہاں کسی صلیب پرست پادری نے **احمدی** کا نام سنا کھسک گیا۔ او وہ تم مرزائی ہے ہم تم سے گفتگو نہیں کرتا۔ اس سے پہلے جب ایک پادری حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت مسیح سے مقابلہ کرتا۔ تو مسلمانوں کو خموش ہونا پڑتا۔ مگر اب یہ حقیقت کھل گئی ہے کہ مسیح اپنے زمانے کے مقربین بارگاہ صمدی میں سے ایک فرد تھا۔ انمیں کوئی ایسی خصوصیت نہ تھی۔ جو اسے بشر رسول ہونے سے نکالے۔ اس لئے کوئی محمدیوں کے مقابلہ میں فتحیاب نہیں ہو سکتا مسیح موعود کی طفیل محمدیوں کو وہ حربے ملے ہیں کہ ہر میدان میں مظفر و منصور ہیں۔ اب بھی اگر کسی کو شک ہو کہ محمدیوں کا قدم منار بلند پر نہیں تو اس آنکھ کی اندھی کھوپڑی والے انسان کی عقل پر جس قدر افسوس کیا جائے بجا ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ **محمدی** سے کیا مراد ہے۔ معترض کے خیال میں غالباً غیر احمدی بھی محمدی ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں۔ چنانچہ اسکے لئے بھی حضرت اقدس کی ایک تحریر کا حوالہ دیا جاتا ہے + براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۳

پھر مجھ کو خدائے عزوجل مذکورہ بالا وحی میں مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ تو خوشی اور نشاط کی چال سے زمین پر چل کہ اب تیرا وقت نزدیک آگیا۔ اور محمدیوں کا پاؤں ایک بلند اور محکم منار پر پڑگیا۔ **محمدیوں کے لفظ سے مراد اس سلسلہ کے مسلمان ہیں**۔ سو یہ بموجب خدا تعالی کی پیشگوئی کے جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکی ہے۔ **دوسرے فرقے جو مسلمان کہلاتے ہیں**۔ روز بروز تنزل پذیر ہونگے۔ اور ایسا ہی وہ فرقے جو اسلام سے باہر ہیں۔ جیسا کہ اس وحی الٰہی میں جو براہین احمدیہ میں مندرج ہے صریح طور پر فرماتا ہے۔ یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی و مطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ یعنی اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا۔ اور اپنی طرف اٹھاؤنگا اور تیری بریت ظاہر کرونگا۔ اور وہ جو تیرے پیرو ہیں میں قیامت تک انکو تیرے منکروں پر غالب رکھونگا۔ اسجگہ اس وحی الٰہی میں عیسیٰ سے مراد میں ہوں اور تابعین یعنی پیروؤں سے مراد میری جماعت ہے۔ قرآن شریف میں یہ پیشگوئی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت ہے اور مغلوب قوم سے مراد یہودی ہیں۔ جو دن بدن کم ہوتے گئے۔ پس اس آیت کو دوبارہ میرے لئے اور میری جماعت کیلئے نازل کرنا اسبات کیطرف اشارہ ہے کہ مقدر یوں ہے کہ وہ لوگ جو اس جماعت سے باہر ہیں وہ دن بدن کم ہوتے جائینگے اور تمام فرقے مسلمانوں کے جو اس سلسلہ سے باہر ہیں وہ دن بدن کم ہو کر اس سلسلہ میں داخل ہوتے جائینگے یا نابود ہوتے جائینگے جیسا کہ یہودی گھٹتے گھٹتے یہانتک کم ہو گئے کہ بہت ہی تھوڑے رہگئے ایسا ہی اس جماعت کے مخالفوں کا انجام ہوگا۔ اور اس جماعت کے لوگ اپنی تعداد اور قوت مذہب کے رو سے سب پر غالب ہو جائینگے یہ پیشگوئی فوق العادت کے طور پر پوری ہو رہی ہے کیونکہ جب براہین احمدیہ میں یہ پیشگوئی شائع ہوئی تھی اسوقت تو میری یہ حالت گمنامی کی تھی کہ ایک شخص بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ میرا پیرو تھا۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے تعداد اس جماعت کی کئی لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ اور اس ترقی کی تیز رفتار ہے جس کا باعث وہ آفات آسمانی بھی ہیں جو اس ملک کو تقماجل بنا رہے ہیں۔ پھر بعد بقیہ وحی الٰہی یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سب نبیوں کا سردار ہے اور پھر بعد اسکے فرمایا کہ خدا تیرے سب کام درست کر دیگا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ واضح رہے کہ یہ پیشگوئیاں نہایت اعلیٰ درجہ کی ہیں کیونکہ ایسے وقت میں کیگئیں جبکہ کوئی کام بھی درست نہ تھا۔ اور کوئی مراد حاصل نہ تھی اور اب اس زمانہ میں پچیس ۲۵ برس کے بعد اسقدر مرادیں حاصل ہو گئیں۔ کہ جنکا شمار کرنا مشکل ہے خدا نے اس ویرانہ کو یعنی قادیان کو مجمع الدیار بنا دیا کہ ہر ایک ملک کے لوگ یہاں آکر جمع ہوتے ہیں۔ اور وہ کام دکھلائے کہ کوئی عقل نہیں کہہ سکتی تھی کہ ایسا ظہور میں آجائیگا۔ لاکھوں انسانوں نے مجھے قبول کر لیا۔ اور یہ ملک ہماری جماعت سے بھر گیا۔ اور نہ صرف اسقدر بلکہ ملک **عرب اور شام اور مصر اور روم اور فارس اور امریکہ اور یورپ وغیرہ ممالک میں تخم بویا گیا**۔ اور کئی لوگ ان ممالک سے اس سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے اور امید کیجاتی ہے کہ وہ وقت آتا جاتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ **ان مذکورہ بالا ممالک کے لوگ بھی اس نور آسمانی سے پورا حصہ لیں گے**۔ نادان دشمن جو مولوی کہلاتے تھے انکی کمریں ٹوٹ گئیں اور وہ آسمانی ارادہ کو اپنے فریبوں اور مکروں اور منصوبوں سے روک نہ سکے۔ اور وہ اسبات سے نومید ہو گئے کہ وہ اس سلسلہ کو معدوم کر سکیں اور جن کاموں کو وہ بگاڑنا چاہتے تھے وہ سب کام درست ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک +

یہ عبارت غور سے پڑھو۔ اور اچھی طرح سمجھ لو۔ کہ سچے محمدی برابر ترقی کر رہے ہیں اور وہ ہرگز تنزل پذیر نہیں البتہ جو لوگ یہودی ہوئے اور انہوں نے مسیح کا دامن پکڑا وہ ضرور ذلیل ہونگے ضرور ان پر مسکنت ڈالی جائیگی۔ ضرور انکے ملک ان سے چھین لے جائینگے۔ تا آئندہ قوموں کے لئے جگہ خالی ہو۔ جو اپنے مولیٰ کے فرمانبردار ہونگے اور جو اسکے رسولوں کے تبع ہونگے۔ فالحمد للہ رب العالمین +

# امر بالمعروف

## اصلاحِ نفس

اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتب افلا تعقلون۔ واللہ یعلم المفسد من المصلح۔ انا لا نضیع اجر المصلحین وما کان ربک لیھلک القری واھلھا مصلحون۔ قرآن شریف۔

کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو۔ مگر اپنی جانوں کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب الٰہی پڑھتے ہو کیا تم ان حرکات سے باز نہیں آتے اور اللہ تو مفسد اور مصلح کو جانتا ہے۔ ہم مصلحین کے اعمال کو ضائع نہیں کرتے۔ اور تیرا رب ایسا نہیں کہ ملکوں کو ہلاک کردے حالانکہ انکے باشندہ مصلح ہوں ✤

الا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب۔ بخاری

خبردار جسم انسان میں ایک گوشت کا لوتھڑہ ہے کہ جب وہ درست ہوجائے تو سب جسم درست ہوجاتا ہے۔ اور جب وہ خراب ہوجائے تو سب جسم خراب ہوجاتا ہے۔ خوب کان کھولکر سن رکھو۔ کہ وہ حصہ گوشت قلب ہے ✤

بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اسکی جناب میں قبول نہیں ہوسکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہو۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔ کشتی نوح ✤

اُس تنکے کو جو تیرے بھائی کی آنکھ میں ہے کیوں دیکھتا ہے۔ پر اس کانڈی پر جو تیری آنکھ میں ہے نہیں خیال کرتا؟ اے ریاکار پہلے اس کانڈی کو اپنی آنکھ میں سے نکال۔ تب تو اس تنکے کو جو تیرے بھائی کی آنکھ میں ہے اچھی طرح دیکھ کر نکال سکے گا۔ لوقا باب ۶ آیت ۴۱ و ۴۲)

جانتے ہو کہ میں نے اوپر کیا لکھا ہے ایک خدا کا کلام ہے ایک اسکے رسول کا کلام ہے۔ ایک اسکے خلیفہ اور مامور الٰہی کا کلام ہے۔ ایک اس کا کلام ہے جو دنیا میں اصلاح نفس کیطرف لوگوں کو متوجہ کرنے آیا تھا لیکن نادانوں نے ہاں انھوں نے جنھیں خدا نے انکے اعمال کے سبب چشم بصیرت سے محروم کردیا ہے خدا اور خدا کا بیٹا بنا دیا ہے ✤

ان کلاموں کو پڑھو ان پر غور کرو۔ اور سوچو کہ خدا اور اسکے رسول تم سے کیا چاہتے ہیں۔ وہ سب کے سب بالاتفاق اصلاح نفس کیطرف تمہیں متوجہ کررہے ہیں۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا اور اسکے رسولوں کی اجماعی آواز کا جواب دیتا۔ اور اپنی ضد پر قائم نہیں رہتا۔ کامیابی اسکے لینے کے لئے ہاتھ پھیلائے کھڑی ہے۔ اور فلاح اسکے استقبال کے لئے دوڑتی چلی آتی ہے۔ نجات اس کا ورثہ ہے اور آزادی اس کا مال ہے تاریکیاں اسکے پاس نہیں پھٹک سکتیں۔ اور ظلمت اسکے چہرہ کی روشنی سے پھٹ جاتی ہے اندھیرے اسکے آگے سے دُور ہوجاتے ہیں۔ وہ خدا کا مقبول ہے اور خدا اس سے پیار کرتا ہے۔ اس کا دل خدا کا عرش ہے اور اُس کا سینہ محبت الٰہی کا جلوہ گاہ ✤

کیا ہی تاریک دل انسان ہے وہ جو لوگوں کو نصیحت کرتا ہے لیکن آپ عمل نہیں کرتا۔ پس تم تاریکی کا پہلو اختیار نہ کرو کیونکہ تاریکی وہیں ہوتی ہے جہاں نور نہ ہو اور ظلمت کو اپنے دلوں میں جگہ نہ دو کہ ظلمت کا قدم وہیں جمتا ہے۔ جہاں روشنی نہ ہو۔ نور و ظلمت ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے۔ پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ خدا کی محبت اور شرارت نفس ایک جگہ جمع ہوسکیں ✤

اپنے نفوس کی اصلاح کرو ہر ایک بدی کو دل سے دُور کردو۔ ہر ایک گناہ کو ترک کردو۔ ہر ایک شرارت کو چھوڑ دو ہر ایک بددیانتی سے علیحدگی اختیار کرلو۔ ہر ایک سیاہ کاری سے متنفر ہوجاؤ کہ اصلاح نفس کے بغیر انسان خدا تک نہیں پہنچ سکتا ✤

بہت ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم خدا سے کیوں دور ہیں۔ ہمارے دلوں میں شکوک کیوں پیدا ہوتے ہیں۔ تسکین ہمارے دلوں کو کیوں حاصل نہیں ثلج قلب ہمیں کیوں نہیں حاصل ہوتا۔ ہماری آنکھوں کو وہ نور کیوں عطاء نہیں ہوتا جس سے ہم خدا کے کارناموں کو دیکھ سکیں۔ اسکی بادشاہت کی سیر کرسکیں۔ وہ اپنے نفوس میں غور کرکے دیکھیں کہ کیا خدا کیلئے انھوں نے کوئی قربانی کی ہے کیا وہ اپنے ہر کام میں خدا کی محبت کو مقدم رکھتے ہیں۔ کیا جھوٹ بولنا۔ رشوت لینا۔ فریب دغا کا استعمال انھوں نے ترک کردیا ہے۔ کیا اسکے دین پر عمل پیرا ہونے کیلئے انھوں نے کوشش کی ہے۔ کیا واقعہ میں انکے دلوں میں خداتعالیٰ کی اتنی بھی قدر ہے جتنی ایک پولیسمین کی عظمت وہ اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہیں کیا جسقدر تعزیرات ہند کے احکام پر عمل کرنے کیلئے وہ کوشاں رہتے ہیں خداتعالیٰ کے کلام پر عمل کرنے کیلئے بھی اسی قدر کوشش کرتے ہیں ✤

کیا بغض و حسد انھوں نے ترک کردیا ہے کیا اصلاح بین الناس کا کام انھوں نے اختیار کرلیا ہے۔ کیا ہنسی ٹھٹھا اور تمسخر ترک کرچکے ہیں۔ کیا حقارت و تکبر انکے دلوں سے دُور ہوگیا ہے۔ کیا دوسرے کے اموال پر دست اندازی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ کیا اپنے بھائیوں کی ایذا رسانی سے تائب ہوگئے ہیں۔ اگر نہیں تو پھر وہ دل جو گندہ ہے اس میں خدا کس طرح آسکتا ہے ✤

کیا کوئی انسان ایسا بھی ہے جو نہایت ناپاک اور گندی جگہ کو پسند کرتا ہو۔ کیا لوگ اپنے مہمانوں کو غلیظ جگہ میں اُتارنا پسند کرتے ہیں۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ جب کسی کے ہاں کوئی حاکم آتا ہے تو وہ اپنے گھر کو معمول سے زیادہ صاف کرتا ہے اور اسکے جائے اُتارتا ہے اسکے کونے میں سے کوڑا کرکٹ نکالکر باہر پھینک دیتا ہے۔ وہ مکان کو دھوتا ہے اور نئے سرے سے اسمیں قلعی کراتا ہے اور ایک دُلہن کیطرح اسے سجاتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ کوئی ناپاکی اسمیں باقی نہ رہ جائے اور وہ اپنی رائے پر ہی کفایت نہیں کرتا بلکہ اپنے دوستوں اور ہمسایوں کو بُلا بُلا کر پوچھتا ہے کہ کیا یہ مکان صاف ہوگیا ہے یا نہیں۔ اور انکے تسلی دینے بھی مطمئن نہیں ہوتا جبتک وہ حاکم جو اسکے ہاں آنا تھا۔ آکر خود اُسے تسلی نہیں دیتا ✤

پھر کیا وجہ ہے کہ خدا کی محبت اور اسکے جلال کو دل میں بلانے والے باوجود جہان کی اس عظمت و شوکت کے اسکے لئے کوئی تیاری نہیں کرتے اور کچھ ہرج نہیں دیکھتے۔ خداتعالےٰ کو بُلانا چاہتے ہیں کہ وہ انکے دلوں میں گھر کرے۔ وہ انکے سینوں کو منور کرے۔ انکی آنکھوں کو روشن کرے۔ انکی زبان کو برکت دے۔ لیکن وہ نہیں دیکھتے کہ خداتعالےٰ کس دل میں گھر کرے کس سینہ کو منور کرے کیا وہ اس دل پر اپنا جلوہ ظاہر کرے جو طرح طرح کے گندوں کے پہے قسم قسم کی امراض میں مبتلا ہے ہزاروں گناہوں سے ملبوث ہے کیا اس سینہ کو منور کرے جو لاکھوں وساوس شیطانی کا مرکز و مجمع ہے لشکر ابلیس کا جولان گاہ ہے جو خیالات بد کے اندھیرے بادلوں سے تاریک ہورہا ہے کیا وہ پاک وجود اس قابل ہے کہ تم اسے ایسی جگہ میں بلاؤ ✤

ہاں وہ کس آنکھ کو روشن کرے۔ کیا اسے جو اسکے احکام کے خلاف حلال سے بڑھ کر حرام کیطرف جانے میں کچھ ہرج نہیں دیکھتی۔ کیا اسے جو ان نظاروں کے دیکھنے میں خوش ہوتی ہے اور سرور محسوس کرتی ہے جنکے دیکھنے سے خدا ناراض ہوتا ہے۔ کیا خدا اس زبان کو برکت دے جو جھوٹ سے پرہیز نہیں کرتی۔ جو دین کے معاملہ میں بھی تمسخر میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھتی۔ جو بے گناہ انسانوں پر غافل محصوین پر الزام و بہتان لگانے سے ہچکچاتی نہیں جو تلوار کیطرح تیز ہے اور دوست و دشمن کے دونوں کے کاٹنے میں حد سے زیادہ دلیر ہے کیا اس زبان کو برکت دے۔ جو کفر کے کلمات بکتی۔ اور غیر اللہ کی تعریف و توصیف میں وہ کلمات استعمال کرتی ہے جو خود خدا کی تعریف و توصیف میں استعمال نہیں کرتی ✤

خوب یاد رکھو کہ پاک ناپاک جگہوں میں نہیں داخل ہوتے خداتعالےٰ بھی انھیں سے تعلق رکھتا ہے۔ جو اپنے نفوس کی اصلاح کرتے ہیں۔ نہ ان کی جو خود گندوں میں ڈوب کر صرف لوگوں پر جرح و تعدیل میں مشغول رہتے ہیں ✤

پس اصلاحِ نفس میں لگ جاؤ۔ کہ اس کے بغیر تم کامیاب نہیں ہوسکتے۔ لوگوں پر حملہ کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں مُنہ ڈال کر دیکھو کہ جس شیطان کو تم قتل کرنا چاہتے ہو وہ تمہارے دل میں بیٹھا ہے ✤

# تاریخ اسلام

## سیرۃ النبی

### اخلاص باللہ - توکل علی اللہ

**واقعہ ہجرت** واقعہ ہجرت بھی ایک عجیب ہولناک واقعہ ہے سارا عرب مخالف اور خون کا پیاسا تھا مگر رسول کریم صرف ایک ساتھی لیکر مدینہ کی طرف چل پڑے راستہ میں تمام وہ قومیں آباد تھیں جو مذہب کی مخالفت کی وجہ سے آپکو مارنے کی فکر میں رہتی تھیں اور صرف قریش کے ڈر کے مارے خاموش تھیں لیکن اب وہ وقت آگیا تھا جب قریش خود آپ کے قتل کے درپے تھے۔ اور کل قبائل عرب کو تسلی تھی کہ اگر ہم نے اس شخص کو قتل کر دیا تو قریش کو ناراضگی کی کوئی وجہ نہ ہوگی۔ اور صرف یہی نہیں کہ قریش کی مخالفت کا خوف نہ رہا تھا بلکہ قریش نے رسول کریم کو مکہ سے غیر حاضر دیکھکر آپ کے قتل پر انعام مقرر کر دیا تھا اور مدینہ کے راستہ میں جس قدر قبائل آباد تھے انھیں یہ اطلاع دیدی تھی کہ جو شخص رسول کریمؐ اور حضرت ابو بکرؓ کو زندہ یا مردہ لے آئیگا اسے سو سو اونٹ فی کس انعام ملیگا۔ عرب کے قبائل جن کی زندگی ہی لوٹ مار پر بسر ہوتی تھی اور جو آتش حسد سے پہلے ہی جل بھن کر کوئلہ ہو رہے تھے اس موقعہ کو کب ہاتھ سے جانے دیسکتے تھے ہر طرف آپ کی تلاش شروع ہوئی۔ اور گویا ہر قدم پر جو آپ اُٹھاتے خوف تھا کہ کسی خون کے پیاسے دشمن سے پالا پڑیگا۔ ایسے موقعہ پر اکثر دیکھا گیا ہے کہ بہادر سے بہادر انسان بھی دل ہار بیٹھتا ہے اور آخری جدوجہد سے بھی محروم ہو جاتا ہے اور اگر نہایت دلیر اور خلاف معمول کوئی نہایت قوی دل انسان بھی ہو تو اسپر بھی خوف ایسا مستولی ہو جاتا ہے کہ اس کی ہر ایک حرکت سے اس کا اظہار ہوتا ہے ہم نے بڑے بڑے بہادروں کے واقعات پڑھے ہیں لیکن ایسے موقعہ پران کی جو حالت ہوتی ہے اس کا رسول کریم کے واقعہ سے مقابلہ بھی کرنا جائز نہیں ہو سکتا تاریخ دان جانتے ہیں کہ بھاگتے ہوئے نپولین کا کیا حال تھا اور اس کے چہرہ پر حسرت کے کیسے بین آثار پائے جاتے تھے وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ہمایوں کسطرح بار بار اپنے آپ کو دشمن کے ہاتھوں میں سپرد کر دینے کے لئے تیار ہو جاتا تھا اور اگر اس کے ساتھ چند نہایت وفادار جرنیل نہ ہوتے تو وہ شاید ایسا کر بھی دیتا اسیطرح اور بہت سے بڑے بہادر جرنیل گذرے ہیں جنپر مشکلات کے ایام آتے ہیں اور وہ ایسے اوقات میں جب دشمن اُن کے چاروں طرف ان کی جستجو میں پھیل گیا گھبرا گئے ہیں۔ لیکن رسول کریم ان دنیاوی لوگوں میں سے نہ تھے۔ آپکی نظریں دنیا کی طرف نہیں لگی ہوئی تھیں۔ بلکہ آپ کی آنکھ خدا کی طرف اُٹھی ہوئی تھی دُنیا کے اسباب آپ کی مد نظر نہ تھے اور آپ یہ خیال نہ کرتے تھے کہ ایسے وقت میں میں تن تنہا صرف ایک ساتھی کے ساتھ کیا کر سکتا ہوں اور ایسے خطرناک راستہ میں اگر دشمن آجائے تو اس کے مقابلہ کے لیے میرے پاس کیا سامان ہیں بلکہ آپ یہ دیکھ رہے تھے کہ میرے ساتھ وہ خدا ہے جو ہمیشہ سے اپنے نیک بندوں کا محافظ چلا آیا ہے اور جس کے وار کا کوئی دشمن مقابلہ نہیں کر سکتا وہ خدا جو نوح کا خدا۔ ابراہیم کا خدا موسیٰ کا خدا یونس کا خدا ایوب کا خدا داؤد کا خدا سلیمان کا خدا مسیح کا خدا تھا وہی میرا خدا ہے۔ اس کی آنکھیں کبھی غافل نہیں ہوتیں اور وہ ایک دم کے لئے غافل نہیں ہے۔

سراقہ بن جعشم لالچ اور دشمنی سے دیوانہ ہو کر آتا ہے اور دور سے دیکھ کر آپ کی طرف گھوڑا دوڑا دیتا ہے اس کے دل میں اُمید دریا کی طرح لہریں مارتی ہے وہ نہ صرف اپنے مذہب کی توہین کرنے والے کے خون سے اپنے ہاتھ رنگ کر اپنے سوختہ دل کو تسکین دینا چاہتا ہے بلکہ دو سو اونٹ کا انعام جو اسے اپنی قوم میں ایک بہت بڑا رتبہ دینے کے لئے کافی تھے اس کی ہمت کو اور بھی بلند کر دیتا ہے جس طرح شکاری اپنے شکار کو دیکھ کر لپکتا ہے اسیطرح وہ رسول کریم کو دیکھ کر آپ کی طرف لپکتا ہے اور تیر کمان ہاتھ میں لیکر چاہتا ہے کہ آپ پر وار کرے وہ اکیلا نہیں بلکہ ایک نعرہ مار کر وہ اپنے ارد گرد ہزاروں آدمیوں کو جمع کر سکتا ہے کیونکہ رسول کریم اسوقت اسکے علاقہ سے گذر رہے ہیں لیکن آپ اسوقت کیا کرتے ہیں کیا بھاگ جاتے ہیں کیا ڈر کر اپنے آپکو اس کے سپرد کر دیتے ہیں۔ کیا آپ کے قدم لڑکھڑانے لگ جاتے ہیں۔ کیا ان کے حواس بیکار ہو جاتے ہیں کیا اسے قتل کر کے یا راہ فرار اختیار کرنیکا ارادہ کرتے ہیں۔ نہیں وہ خدا پر توکل کرنیوالا انسان ان میں سے ایک بات بھی نہیں کرتا اور سراقہ کی اتنی پرواہ بھی نہیں کرتا جتنی ایک بیل کی کی جاتی ہے۔ حضرت ابو بکر باوجود اس جرأت اور بہادری کے۔ باوجود اس ایمان اور یقین کے باوجود اس توکل اور بھروسہ کے جو آپ میں پایا جاتا تھا مڑ مڑ کر دیکھتے جاتے ہیں کہ سراقہ اب ہمارے کس قدر نزدیک آگیا ہے۔ لیکن رسول کریم اس کی پرواہ بھی نہیں کرتے اور گھبرانا اور دوڑنا تو الگ خوف و ہراس کا اظہار تو جدا آپنے ایک دفعہ مُنہ پھیر کر بھی اس کی طرف نہیں دیکھا جس سے سراقہ کو درطہ حیرت میں ڈال دیا اور اس کی آنکھیں کھل گئیں کہ میں کس انسان کا پیچھا کر رہا ہوں اور وہ مدت العمر اس نظارہ کو اپنے حافظہ سے نہیں مٹا سکا بلکہ اس خلاف معمول واقعہ نے اس کے دل پر ایسا اثر کیا کہ وہ ہمیشہ اسے بیان کرتا تھا اور کہتا تھا کہ سمعت

**قراءۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ھو لا یلتفت و ابو بکر یکثر الالتفات**

یعنی میں گھوڑا دوڑاتے دوڑاتے رسول کریم کے اس قدر نزدیک ہو گیا کہ میں رسول کریم کے قرآن پڑھنے کی آواز سُن رہا تھا اور میں نے دیکھا کہ رسول کریم دائیں بائیں بالکل نہیں دیکھتے ہاں حضرت ابو بکر بار بار دیکھتے جاتے تھے۔

اللہ اللہ خدا تعالیٰ پر کیسا بھروسہ ہے دشمن گھوڑا دوڑاتا ہوا اس قدر نزدیک آگیا ہے کہ آپکی آواز اس تک پہنچ سکتی ہے اور آپ تیر کی زد میں آگئے ہیں مگر آپ ہیں کہ گھبراہٹ کا محسوس کرنا تو الگ رہا قرآن شریف پڑھتے جاتے ہیں۔ ادھر حضرت ابو بکر بار بار دیکھتے جاتے ہیں کہ اب دشمن کس قدر نزدیک پہنچ گیا ہے۔ کیا اس بھروسہ اور توکل کی کوئی اور نظیر بھی مل سکتی ہے کیا کوئی انسان ہے جس نے اس خطرناک وقت میں ایسی بے توجہی اور لاپرواہی کا اظہار کیا ہو۔ اگر آپ کو دنیاوی اسباب کے استعمال کا خیال بھی ہوتا تو کم سے کم اتنا ضرور ہونا چاہیئے تھا کہ آپ اس وقت یا تو سراقہ پر حملہ کرنے کی کوشش کرتے یا وہاں سے تیز نکل جانے کی کوشش کرتے لیکن آپ نے ان دونوں باتوں میں سے ایک بھی نہیں اختیار کی نہ تو آپ کے تیز قدم ہوئے اور نہ ہی آپ نے یہ ارادہ کیا کہ کسی طرح سراقہ کو ماردیں بلکہ نہایت اطمینان کے ساتھ بغیر کسی خوف و ہراس اپنی پہلی رفتار پر قرآن شریف پڑھتے ہوئے چلے گئے۔ وہ کونسی چیز تھی جس نے اس وقت آپکے دل کو ایسا مضبوط کر دیا کونسی طاقت تھی جس نے آپکے حوصلے کو ایسا بلند کر دیا کونسی روح تھی جس نے آپکے اندر اس قسم کی غیر معمولی زندگی پیدا کر دی یہ خدا پر توکل کے کرشمے تھے اسپر بھروسہ کے نتائج تھے آپ جانتے تھے کہ ظاہری اسباب میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتے دُنیا کی طاقتیں مجھے ہلاک نہیں کر سکتیں کیونکہ آسمان پر ایک خدا ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے جو ان سب اسباب کا پیدا کرنے والا ہے۔ پس خالق اسباب کے خلاف اسباب کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ توکل آپ کا ضائع نہیں گیا بلکہ خدا نے اسے پُورا کیا اور سراقہ جو دو سو اونٹ کے لالچ میں آیا تھا آپ سے معافی مانگ کر واپس چلا گیا اور خدا نے اس کے دل پر ایسا رعب ڈالا کہ اسنے اپنی سلامتی اسمیں سمجھی کہ

# تادیب النساء

## عورتوں میں صنعت کا رواج

بنی نوع انسان کا کام بالکل ایک دو بیلوں کی گاڑی کے مشابہ ہے۔ نوع انسان کی ترقی کا دار و مدار کلیۃً مرد اور عورت کی محنت اور کوشش پر ہے۔ اگر مرد و عورت اپنے فرائض کو پوری طرح سرانجام نہ دیں۔ یا ان میں سے ایک اپنے کام میں سستی کرے تو وہ قوم جس میں یہ نقص پایا جائے یا وہ گھرانہ جس میں یہ عیب موجود ہو۔ بہت سی ترقیوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور دوسروں کی نسبت بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔ پس عورت و مرد دو بیلوں کی طرح ہیں جن کے ملکر کام کرنے سے ہی نوع انسانی کی گاڑی ٹھیک چل سکتی ہے۔ ورنہ بہ صورت دیگر اس کی رفتار یا بالکل رک جاتی ہے یا بہت سست ہو جاتی ہے +

بعض قوموں میں کم علمی کی وجہ سے عورت و مرد جب اپنے مفوضہ کاموں میں سستی کرنے لگجاتے ہیں۔ تو وہ دوسری قوموں سے پیچھے رہجاتے ہیں۔ اسی طرح اگر دونوں میں سے ایک اپنے کام سے سست ہو جاتا ہے تب بھی تنزل شروع ہو جاتا ہے۔ اور ترقی تبھی ہوتی ہے جب مرد و عورت دونوں ملکر بلندی کیطرف قدم بڑھائیں اور ذلت و ادبار کی گھاٹیوں کو طے کر کے ترقی کی بلند چوٹیوں کا قصد کریں +

مگر ہمیں افسوس ہے کہ ہندوستان میں اس اصل کو بالکل فراموش کر دیا گیا ہے اور عورت و مرد دونوں ہی اپنے فرائض کے ادا کرنے میں سست ہیں خصوصاً عورتوں میں تو کچھ ایسی سستی اور غفلت ہوگئی ہے کہ وہ اپنے فرائض کو جانتی بھی نہیں +

سب سے بڑا نقص یہ ہوگیا ہے کہ تعلیم جو ترقی کا ذریعہ ہے اور جسکی غرض فرائض سے آگاہ کرنا ہے۔ اس نے اور بھی سستی پیدا کر دی ہے اور بجائے اسکے کہ ملک کو فائدہ پہنچتا اور نقصان پہنچ گیا ہے +

ملک کی ترقی میں عورتوں کا بھی بہت کچھ حصہ ہوتا ہے۔ اور دستکاری کے بہت سے کام وہی کرتی ہیں۔ آج سے پچاس سال پہلے ہندوستان میں بھی باوجود اس ضعف و اختلال کے عورتیں ملک کی صنعت میں بہت کچھ ہاتھ بٹاتی تھیں۔ اور سوت کاتنا۔ گوٹا بننا۔ نوار تیار کرنا۔ آزار بند بننا۔ کپڑوں پر پھول بیلیں وغیرہ تیار کرنا۔ جالی بننا۔ یہ کام اکثر عورتوں کے ہاتھوں سے ہی تیار ہوتے تھے۔ لیکن اب تعلیم کی ترقی کی وجہ سے گو اس میں ترقی ہونے کی امید تھی۔ مگر اب یہ صنعتیں اور دستکاریاں بالکل ہی اٹھ گئی ہیں۔ اور سوت کاتنے کا کام جو ہندوستان کے ہر گوشہ میں ہوتا تھا۔ اب بالکل بند ہے۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ اکثر گھرانوں کا کپڑوں کا خرچ تو گھر سے ہی چل جاتا تھا۔ اور کپڑا مول لینے کی کچھ حاجت نہ تھی لیکن اب عورتیں اپنے گھر کے بنوائے ہوئے کپڑوں کو پہننا کبھی پسند نہیں کرتیں۔ اور اس وجہ سے سوت کا کاتنا اور کپڑا بنوانا بھی بند ہے +

اسی طرح دوسرے کام بھی بند ہو گئے ہیں۔ ہندوستانی گوٹہ کی جگہ ولایتی فیتوں اور لیسوں نے لے لی ہے اس لئے گوٹہ کی ساخت کو بھی نقصان پہنچا ہے +

ہندوستان کیطرح دیگر ممالک میں بھی عورتوں کو صنعت ملکی میں بہت کچھ حصہ تھا۔ امریکہ کی کانگریس میں سترہ سوا کانوے میں مسٹر ہملٹن نے ملک کی صنعت پر ایک رپورٹ پیش کی تھی وہ لکھتے ہیں کہ "ملک میں صنعت کا ایک بہت بڑا کارخانہ جو گھروں کی اکثر ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بہت کافی ہوتا ہے۔ اس کا خیال بھی نہیں کیا جاتا ایک بڑا ذخیرہ موٹے کپڑے کو ٹنگ سرج خلالین اونی اور سوتی جرابیں ململیں۔ میز ونکے غلاف۔ پردہ اور فرش وغیرہا تیار کیا جاتا ہے اور بعض اوقات اتنا زیادہ تیار کیا جاتا ہے کہ نہ صرف گھر کی ضروریات کو پورا کرتا ہے بلکہ فروخت کیا جاتا ہے اور بعض اوقات تو ملک سے باہر بھی بھیجا جاتا ہے۔ بعض اضلاع میں تو اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۲/۴ یا ۳/۴ بلکہ ۴/۵ حصہ وہاں کے مستعمل کپڑے کا خود لوگوں کا اپنا تیار کردہ تھا۔"

کلوں اور مشینوں کی ترقی سے امریکہ کی اس صنعت کو بھی نقصان پہنچا ہے لیکن صرف فرق اتنا ہوگیا ہے کہ یہ صنعت گھروں سے نکلکر بڑے بڑے کارخانوں میں منتقل ہوگئی ہے۔ جہاں ہزاروں لاکھوں مرد و عورت اس میں مشغول ہیں لیکن ہندوستان میں یہ صنعت تباہ تو ہوگئی ہے لیکن اسکی جگہ اجراء کارخانہ جات بھی نہیں ہوا اسکی وجہ سے ملک کی ترقی کو بہت نقصان پہنچا ہے +

اس حالت کو مدنظر رکھ کر اگر عورتیں پھر اپنے پرانے کام میں مشغول ہو جائیں اور اپنے زائد اوقات کو صنعت و دستکاری کی ترقی میں خرچ کریں تو امید ہے کہ بہت سے غریب گھرانوں کی حالت نسبتاً بہت درست ہو جائے۔ اور اسمیں بھی کوئی تعجب نہیں۔ کہ اس طرح ایک متحدہ کوشش کے لئے بھی راستہ صاف ہو جائے اور پھر مختلف گوشہائے ملک میں متعدد کارخانجات بھی قائم ہو جائیں۔ اور اس معاملہ میں عورتیں مردوں کی ہمت بنجائیں +

بہرحال اس محنت کے زمانہ میں بجائے اپنی پہلی صنعت کو تباہ کر کے ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جانے کے چاہیئے کہ ترقی کی طرف قدم بڑھایا جائے۔ اور ہمیں امید کرنی چاہیئے کہ تعلیم یافتہ عورتیں اس معاملہ میں مناسب جد و جہد سے کام لینگی +

# اندھیری رات کا مسافر

اندھیری رات کے مسافر پر مجھے رحم آتا ہے اور میرا دل اس کے لئے نرم ہو رہا ہے وہ کس مصیبت میں ہے اور کیسی صعوبتیں اسکے راستہ میں حائل ہیں۔ اور تاریکی کی کوئی حد نہیں رہی ظلمت چاروں طرف چھائی ہوئی ہے۔ ہاتھ کو ہاتھ نہیں سوجھتا گھٹا ٹوپ بادلوں نے رات کے مسافر کے رہنما ستاروں کو بھی اپنی چادر میں چھپا لیا ہے اور کسی قسم کی بیرونی روشنی نہیں پہنچتی +

وہ اپنا راستہ بھول گیا ہے اور جدھر جانا تھا۔ اس سمت کو کھو بیٹھا ہے اور ناواقفیت راہ کی وجہ سے ادھر سے ادھر بھٹکتا پھرتا ہے +

اونچے اونچے پہاڑ اور لہریں مارنیوالے دریا اسکے راستہ میں ہیں۔ اور راستہ نشیب و فراز والی وادیوں میں سے گزرتا ہے بغیر کسی رہبر کے بغیر کسی دوست و آشنا کے تن تنہا وہ اس راستہ سے گزرتا ہے +

ٹھوکروں پر ٹھوکریں کھاتا ہے کبھی گرتا ہے کبھی سنبھلتا ہے کبھی چلتا ہے کبھی تھمتا ہے۔ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا ہے لیکن ظلمت کی چادر بجائے پھٹنے کے اور موٹی ہوتی جاتی ہے۔ اسکے بدن پر اس کثرت سے زخم لگے ہوئے ہیں کہ بجائے جسم انسانی کے غربال سے زیادہ مشابہ ہے پاؤں سے خون بہ رہا ہے۔ ناخن نکل چکے ہیں۔ جوتی پھٹ چکی ہے۔ کپڑے تار تار ہو چکے ہیں۔ ایک ایک قدم پر کانٹے دار جھاڑیاں ان ہوا میں اڑنے والے چیتھڑوں سے الجھتی ہیں کہ کدھر جاتے ہو ذرا ہم سے بھی تو ہاتھ ملاتے جاؤ +

ابھی اس کا قدم نیچے کو جاتا ہے اور ابھی ایک پہاڑی آجاتی ہے اور وہ اسپر چڑھنا شروع کر دیتا ہے ابھی ایک دریا آجاتا ہے اور وہ اسمیں گزرنے کی کوشش کرتا ہے ابھی اس سے بصد مشکل گزرتا ہے کہ ایک عظیم الشان کھڈ کو طے کرنا پڑتا ہے۔ اس ناہموار راہ نے اسے چور کر دیا ہے۔ اسکے بدن سے پسینہ بہ رہا ہے اور اس کے پاؤں بہے جاتے ہیں +

جنگلی درندے اسکے ساتھ ساتھ ہیں۔ ایک بائیں سے آتا ہے اور ایک بوٹی کا ٹکڑا لے جاتا ہے۔ دوسرا دائیں سے آتا ہے اور ایک لقمہ مار لیتا ہے۔ تیسرا آگے سے آکر اسے زخمی کرتا ہے تو چوتھا پیچھے سے آکر اسکے خون سے اپنا منہ رنگنا چاہتا ہے +

تن تنہا نہ یار و غمگسار نہ دوست و مددگار نہ مونس و چارہ کار کوئی بھی تو نہیں جو اس مصیبت میں اس کا ساتھ دے +

تاریکی کی کثرت۔ راہ ناہموار۔ درندوں اور مردم خوار جانوروں

کی کثرت اس حالت میں اس کا جو کچھ حال بدیہی ہو قیاس کیا جا سکتا ہے +

پھر اس حالت میں دیکھ کر میں کیوں اس پر رحم نہ کروں۔ کیوں اس پر آنسو نہ بہاؤں۔ میرا دل اسکے لئے کیوں نہ کڑھے کیوں میرا جگر آنکھوں سے خون ہوکر نہ بہے کیوں میں نالہ و فریاد نہ کروں کیونکہ **سنو وہ شکار مصیبت میرا پیارا ہے اور گو مجھ سے ناراض ہوکر روٹھ کر چلا گیا ہے مگر ہے تو میرا ہی +**

ہاں لوگ اس پر ہنستے ہیں۔ اور اسکی حالت پر خندہ زن ہیں اس کی مصیبت پر خوشیاں کرتے ہیں۔ اسکی تکالیف پر شاداں ہیں۔ میں انھیں کچھ نہیں کہتا۔ کیونکہ ان کا حق ہے کہ وہ ایسا ہی کریں وہ دشمن ہیں اور دشمن مصیبت دیر خوش ہی ہؤا کرتے ہیں +

لیکن میں تو اپنے رب سے فریادی ہوں۔ اپنے مولیٰ سے داد طلب ہوں۔ کہ تو اس مسافر پر رحم کر۔ اسے طریق حق دکھا۔ اور اس اندھیرے کو پھاڑ دے۔ اس ظلمت کو دُور کر۔ اس تاریکی کو ہٹادے کہ اب اس اندھیری رات کے مسافر کی مصیبتیں مجھ سے نہیں دیکھی جاتیں +

مسلمان دُکھ میں ہیں۔ راہ سے بے راہ ہو رہے ہیں۔ طریق حق کو چھوڑ بیٹھے ہیں جیسے اندھیری رات کا مسافر ادھر اُدھر پھرتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی بھٹک رہے ہیں۔ زخموں سے چُور ہیں۔ دشمنوں نے ان کا بکا بوٹی کر لیا ہے اور تمام تن بدن سے لہو رواں ہے دین اسلام کے دشمن خندہ زن ہیں۔ کہ اسلام اب مرا کہ مرا۔ لیکن خدا تو انکی خواہشوں کو پُورا نہ ہونے دیجیو۔ ان کے ارادوں کو ملیا میٹ کر دیجیو۔ گو مسلمان اس وقت ظلمت و تاریکی میں ہیں ان کے دشمن زیادہ ہیں۔ وہ تیرا راستہ چھوڑ بیٹھے ہیں۔ مگر تو ان سے عفو کر۔ ان کو پھر ہدایت دے اور راہ حق پر لا ڈال۔ اور ان مصائب سے بچالے۔ کہ اب ان کے درد و دکھ دیکھے نہیں جاتے اب انکی مصیبتیں مشاہدہ نہیں کی جا سکتیں۔ دل گھبراتا ہے اور سینہ تنگی کرتا ہے۔ ناامیدی ستا رہی ہے۔ ایسی مصیبت کے وقت تیرے پاس نہ جائیں۔ تو اور کس کا دروازہ کھٹکھٹائیں

ع رحم کر رحم کہ اب طاقتِ برداشت نہیں +

**خریداران الفضل** نے ابھی تک میری درخواست پر چنداں توجہ نہیں فرمائی۔ اگر وہ اس بات کو اپنا فرض ٹھیرالیں۔ کہ ہم نے صرف ایک خریدار بنا کر سبکدوش ہو جانا ہے تو میرے خیال میں یہ کوئی بڑی بات نہیں پھر آپ پر روشن ہو جاویگا کہ اس مبارک ماہ کے آخر کسقدر اشاعت ترقی کر گئی ہے مجھو اپنے احباب سے امید قوی ہے کہ وہ اس نیک کام میں بہت کوشاں ہونگے

# نشانات نبوتِ محمدیہ

اللہ تعالےٰ نے سورۂ انعام میں پندرہ نشانات اپنے نبیٔ صادق و مصدوق کی صداقت میں بیان فرمائے ہیں:۔

**پہلا نشان** تو یہ فرمایا کہ فقد کذبوا بالحق لما جاءھم فسوف یاتیھم انبؤا ما کانوا بہ یستھزءون

یہ اس موعود (الحق) کی تکذیب کرتے ہیں جب وہ انکے پاس آیا۔ عنقریب انھیں اس چیز کی حقیقت معلوم ہوگی جس کا تمسخر اڑاتے تھے۔ اس رُوح حق کا ذکر بائبل میں بھی ہے دیکھو یوحنا ۱۶ باب آیت ۱۲ +

میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم انکی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ رُوح حق آئے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دیگی۔ اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی۔ لیکن جو کچھ وہ سُنیگی سو کہے گی اور تمہیں آیندہ کی خبر دیگی۔ وہ میری بزرگی کرے گی +

اس الحق یا رُوحِ حق کی نسبت لکھا ہے:۔

"وہ آن کر دُنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھیرائے گا۔ گناہ سے اس لئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لائے راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں۔ اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ عدالت سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا۔"

اسی کے مطابق پیشگوئی فرماتا ہے کہ جو لوگ نبوت کا استخفاف کر رہے ہیں۔ وہ عنقریب سزایاب ہونگے۔ چنانچہ ایک دُنیا نے دیکھ لیا۔ کہ وہ جو اس حق کو نہ مانتے تھے۔ مُنہ کی کھا کر خاموش ہو گئے یا مٹ گئے یا آخر انھوں نے اقرار کر لیا کہ سچا ہے اس کا فرستادہ اور ہم غلطی پر تھے +

**دوسرا نشان** یہ کہ حضرت نبی کریم کو ایک کامل کتاب دیجائیگی جیسا کہ کتب سابقہ میں لکھا ہے۔ مگر کفار کہتے ہیں۔ اور کہینگے کہ یہ چالاکی ہے اور دلربا باتوں کا مجموعہ ہے اور کچھ بھی نہیں آخر دُنیا نے دیکھ لیا۔ کہ ایک ایسی کتاب جناب رسالتمآب کو دیگئی جسکی شان میں آیا ہے فیھا کتب قیمہ اور جسکی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ اور جو ہدایت و رحمت و بشریٰ مومنوں کے واسطے۔ مگر کافروں نے پھر بھی کفر کیا۔ اور اس کتاب کو اپنے ہاتھوں سے چھو کر دیکھ بھی لیا۔ مگر انکار سے باز نہ آئے۔ اسوقت پُورا ہؤا یہ نشان ولو نزلنا علیک کتابا فی قرطاس فلمسوہ بایدیھم لقال الذین کفروا ان ھذا الا سحر مبین +

**تیسرا نشان** یہ کہ جس طرح اور رسولوں کو حقیر سمجھا گیا۔ اور پھر اس کا وبال ان مکذبوں پر الٹ پڑا۔ اور اب بھی تمام ملکوں میں ایسے نشان موجود ہیں۔ جنسے معلوم ہوتا ہے کہ حق کی تکذیب کرنے والوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ اسی طرح اے نبی تیرے مکذبوں کا حال ہوگا۔ چنانچہ ولقد استھزئ برسل من قبلک فحاق بالذین سخروا منھم ما کانوا بہ یستھزءون کے مطابق مکذبان رسالتمآب کا انجام ہلاکت ہؤا۔ اگو پیشگوئی جن حالات میں کی گئی۔ وہ ایسے تھے کہ کسی سطحی خیال کے وہم و خیال میں بھی نہ آسکتا تھا کہ اتنا بڑا جتھا ایک یتیم کے مقابل میں شکست یاب ہوگا +

**چوتھا نشان** قل اللہ شھید بینی و بینکم۔ چوتھا نشان ہے۔ اپنے اور مخالفوں کے درمیان اللہ کو گواہ ٹھیرایا ہے۔ کہ اس کا فعل ثابت کریگا۔ میں کس کے ساتھ ہوں تم میرے مقابل میں جسقدر کوششیں ہو سکتی ہیں کر دو۔ اور میرے مقابلہ کو روکنے کیلئے جتنی بھی تدبیریں کر سکتے ہو کر لو۔ پھر دیکھو وہ کس کا ساتھ دیتا ہے۔ تم اپنے بتوں سے جن کے تم پرستار ہو مدد مانگو۔ میں اپنے مولیٰ سے مدد مانگتا ہوں۔ پھر دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ آخر نتیجہ تو خلق خدا نے فتح مکہ کے دن دیکھ لیا۔ کہ ان لوگوں کے معبود۔ خانہ کعبہ سے باہر نکال کر توڑ دیئے گئے۔ اور انکی کچھ بھی پیش نہ گئی +

**پانچواں نشاں** یہ کہ الذین اتیناھم الکتب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم۔ جن لوگوں کو کتاب کا علم دیا گیا ہے۔ وہ اس نبی کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو۔ بیٹے کو بھی آخر نشانات و علامات سے ہی پہچانا جاتا ہے۔ اور صرف ایک ماں کی گواہی پر یقین کرتے ہیں۔ پس نبی کے معاملے میں کیوں اس قانون پر نہیں چلتے۔

اعمال ۳- آیت ۲۱ میں ہے:۔

پس توبہ کرو۔ اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں۔ تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آئیں۔ اور یسُوع مسیح کو پھر بھیجے جسکی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے لئے رہے۔ اسوقت تک کہ سب چیزیں جن کا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیوں کی زبانی شروع سے کیا۔ اپنی حالت پر آئیں۔ کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں **میں سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اٹھائیگا** جو کچھ وہ تمہیں کہے اسکی سب سُنو۔ اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اس نبی کی نہ سُنے۔ وہ قوم میں سے نیست کیا جائے گا +

ان فقرات کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ مسیح کی دوبارہ آمد سے پہلے ایک نبی (جو موسیٰ کا مثیل ہو) کا آنا ضروری ہے اور یہ بات ایسی صاف ہے کہ اسکی کوئی اور تاویل نہیں ہو سکتی۔ پس جنکو کتاب کا علم دیا گیا ہے وہ خوب سمجھتے ہیں کہ وہ ایک نبی جو مثیل موسیٰ آنے والا تھا وہ محمد رسول اللہ صلعم ہے۔ اور یہ پیشگوئی ہرگز ہرگز مسیح کے لئے نہیں ہو سکتی

علاوہ ازیں میں قادیان کے طلباء کو بھی مخاطب کرکے یاد دلاتا ہوں۔ کہ وہ بھی اپنا اپنا عہد پورا کریں + (ایڈیٹر)

کیونکہ مسیح تو اسوقت آچکا تھا۔ اور اسکی دوبارہ آمد سے پہلے ضرور تھا کہ وہ نبی آئے پھر مسیح کو تو شریعت نہیں دیگئی۔ اس لئے وہ مثیل موسیٰ نہیں ہوسکتا۔ دوم عیسائی تو مسیح کو ابن الرب کہتے ہیں بلکہ خدا اس لئے وہ مثیل موسیٰ اور نبی کیونکر کہلا سکتا ہے جو اسپر اس پیشگوئی کو منطبق کیا جائے ✦

## چھٹا نشان

یہ کہ جو لوگ ظالم ہیں (اور سب سے بڑھ کر ظالم وہ ہے جو اللہ پر افترا کرے) وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا اوکذب بایتہ ط انہ لا یفلح الظالمون۔ لیکن یہ تو ایک دنیا نے دیکھ لیا۔ اور کوئی فرد بشر اس کا انکار نہیں کرسکتا کہ محمد رسول اللہ صلعم نے جس مقصد کے لئے اپنی آواز اُٹھائی۔ وہ توحید باری تعالےٰ تھی۔ اور آپ اس میں یقیناً ایسے کامیاب ہوئے کہ تاریخ عالم اسکی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ وہ بُت پرستی مرکز توحید کا مرکز ہے اور وہ لوگ جو کہ خدا تعالےٰ کا نام بھول چکے تھے۔ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ کے مصداق ہوگئے ✦

مضمون کا باقی حصہ انشاء اللہ اگلے ہفتہ شائع کیا جائے گا ✦

## تبلیغ سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ وہ ایسے ایسے ذرائع سے سلسلہ احمدیہ کی مدد کرتا ہے کہ جو ہمارے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتے۔ ہماری طرف سے کوئی خاص لیکچرار مقرر نہیں نہ ہم نے کوئی مشنری مقرر کر چھوڑے ہیں جو سلسلہ کی تبلیغ کا کام کریں۔ لیکن خدا خود ہی بعض پاک دلوں میں الہام کرتا ہے کہ وہ بڑے زور سے اپنے کام چھوڑ کر بھی حق کو پہنچانے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں اور ایسے لوگوں کی تعداد ہماری جماعت میں ہزاروں سے بھی متجاوز ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب لوگوں کی کوششوں اور ہمتوں میں برکت دے اور اس کی خادم دین جماعت کو دن بدن ترقی دے ✦

اس وقت میں تمام جماعت احمدیہ کو عموماً اور ناظرین الفضل کو خصوصاً مبارکباد دیتا ہوں کہ انجمن انصار اللہ کے بعض ممبروں کو خدا تعالےٰ نے خاص توفیق دی ہے اور انکی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انکی معرفت خدا نے سلسلہ احمدیہ میں بہت سی سعید روحیں داخل کی ہیں ✦

میں خلاصۃً سیالکوٹ کے انصار اللہ کی رپورٹ ذیل میں شائع کرتا ہوں ✦

**ملخص رپورٹ از چوہدری مولا بخش صاحب**
**سکرٹری انصار اللہ ضلع سیالکوٹ**

ضلع سیالکوٹ کے انصار بفضل خدا نہایت ہوشیار متقی پرہیزگار اور کام کرنے والے ہیں سوائے چند کے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے سب کے سب تلاوت قرآن شریف و حدیث شریف میں مشغول اور درس تدریس و تبلیغ کے کام میں مصروف ہیں بعض دوستوں نے باقاعدہ درس قرآن شریف شروع کیا۔ مفصلہ ذیل انصار کی وساطت اور تبلیغ سے ۳۱ نفوس سلسلہ میں نئے داخل ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کی:-

| نام انصار اللہ و پتہ | تعداد نفوس جو انکے ذریعہ سلسلے میں داخل ہوئے ✦ |
|---|---|
| چوہدری عبد اللہ خانصاحب داتہ زیدکا | ۲۰ عدد |
| ״ غلام سرور گرداور قانونگو بدوملہی | ۳ ״ |
| ״ غلام محمد ساکن پوہلا | ۲ ״ |
| حکیم فضل کریم صاحب ساکن قلعہ صوبا سنگھ | ۲ ״ |
| شیخ نور احمد صاحب ساکن داتہ زیدکا | ۴ ״ |
| کل | ۳۱ عدد |

جناب مولوی امام الدین صاحب سکرٹری انصار گجرات از گولیکی تحریر فرماتے ہیں کہ مولوی الیاس الدین کی معرفت ۲ نفوس نے بیعت کی اور میاں سراج الدین کی معرفت ۲ نے ✦

علاوہ ازیں سید نذیر حسین صاحب گٹھالیاں ضلع سیالکوٹ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ انکی کوشش سے بھی اکیس آدمی جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ ان سب احباب کے نام و پتہ رجسٹر میں درج کر لئے گئے ہیں۔ جزاہم اللہ عنا و عن سائر المسلمین ✦ کاشکہ سب احمدی اسی طرح حق کے پھیلانے میں کوشاں ہوں ✦

## جنازہ غائب

سب احباب سے سید حسام الدین صاحب سیالکوٹی مرحوم کے جنازہ غائب کی درخواست ہے مرحوم حضرت مسیح موعودؑ کے ایک نہایت مخلص اور پُرانے دوست تھے۔ حضرت صاحب جس زمانہ میں سیالکوٹ میں رہتے تھے تو سید صاحب مرحوم کا آپ سے خاص تعلق تھا پھر دعویٰ کے وقت بھی خدا تعالےٰ نے آپ کو سابقین میں سے ہونے کا شرف عطا فرمایا تھا۔ اور نہ صرف آپ خود داخل سلسلہ ہوئے بلکہ آپ کے خاندان کے سب آدمی اس سلسلہ میں داخل ہوگئے جن میں سے سید حامد شاہ صاحب کو جو آپکے بڑے صاحبزادہ ہیں۔ اور ایک باخدا آدمی ہیں۔ اکثر احباب جانتے ہونگے سید صاحب کے دوسرے صاحبزادہ سید محمد رشید بھی ایک نہایت مخلص اور نیک احمدی ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت مسیح موعود کے عشق میں ہر آن ترقی کر رہے ہیں اور حق بات کے کہنے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت ان کو نہیں روکتی۔ مجھ سے بھی ان کو خاص تعلق ہے۔ اللہ تعالےٰ نے سید حسام الدین صاحب مرحوم کے ورثاء کی انکی تازہ ذمہ واریوں میں خاص تائید اور نصرت کرے اور آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین ✦

(از سید صادق اٹاوی)

اے دل و جانم فدائے گیسوئے پیچان تو
غیرت ماہِ منور آں رُخ تابانِ تو

جان من پروانہ وش بر شمع روئے تو نثار
ایں دل صد پارہ گشتہ ہر آن تو

گر دلم سوزد بیاد رُوئے تو اندر فراق
میگدازد جان من از آتش ہجران تو

خاک راہت چوں شوم اے جاں بر آید کام من
شوق آں دارم کہ گردد ایں سرم قربان تو

جلوہ بنمودی مرا لطف تو امنت کشم
بندۂ فرمان تو شرمندہ از احسان تو

سالکاں را مسلک حق از قدومت شد عیاں
عارفاں را معرفت حاصل شد از عرفانِ تو

مہبط رُوح الامیں بیت الشرف دار الاماں
آنچہ از حکم خدا شد ہست آں ایوانِ تو

روئے خوبت حق نما آئینہ صدق و صفا
انت منی گفت ربِ دو جہاں در شان تو

اے مسیح وقت و مہدی نائب ختم الرسل
صادق مسکین یکے ذرہ ربا از خوان تو

## رباعی

منقولہ عزیزم مرزا بشیر احمد

ہوش میں آجا تو اے مغرب پرستی چھوڑ دے
کر بلندی کی طرف پرواز پستی چھوڑ دے
زندہ اپنے آپ کو کہنے سے کچھ بنتا نہیں
ہم تو تب مانیں کہ تو مردہ پرستی چھوڑ دے

# اسلام کے متعلق ایک انگریز کی رائے

اسلام ایک سچائی ہے ایک صداقت ہے ایک دین حق ہے اسکو اپنی صداقت کے ثبوت کے لئے کسی کی تائید یا مدد کی ضرورت نہیں وہ خود ثبوت ہے وہ خود دلیل ہے اور اسکے مطالعہ کے بعد طالب حق کے لئے کوئی گنجائش اعتراض کی نہیں رہتی۔ لیکن پھر بھی چونکہ بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں۔ کہ غیر کی شہادت سے متاثر ہوجاتی ہیں اور اس کو بھی ایک صداقت سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم ایک نہایت متعصب انگریز کی رائے اس جگہ درج کرتے ہیں جو اس نے اسلام کے متعلق ظاہر کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ باوجود مسیحیت کی تائید کرنے کے وہ اسبات پر مجبور ہوا ہے کہ کچھ کلمات خیر اسلام کے متعلق بھی کہے ٭

مسٹر ولیم کیموئیل للی اسلام مسیحیت اور بدھزم پر ریویو کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ :-

"میں اب دوسرے بڑے مذاہب کیطرف جو مسیحیت سے اسکے دعاوی کے متعلق نبرد آزما ہیں آتا ہوں۔ اسلام بدھزم کی طرح کوئی تنزل یافتہ اور قریب المرگ مذہب نہیں ہے یہ ابتک اپنے اس اصولی نکتہ پر قائم ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور یہ وہ دعوٰی ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں ابتداء ایام سے ہی گھر کیا ہوا ہے۔ انکی زندگیوں پر حکمران رہا ہے اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی تلواروں کو فتوحات کا ثمرہ دے چکا ہے۔ اسی خیال کا اسلام ابتک وفادار اور پر جوش واعظ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ پچھلی نصف صدی میں اسلام کے نئے ممبر مسیحیت کے قبول کرنے والوں سے بہت زیادہ ہیں۔ ہمیں یوں کہنا چاہیئے کہ جسقدر آدمی ہمارے مذہب مسیحیت سے اسلام میں شامل ہوئے ہیں۔ اس سے بہت کم ہم اسلام میں سے اپنے اندر شامل کر سکے ہیں۔ افریقہ میں جو پچھلے کچھ سالوں سے اس نے غیر معمولی ترقی ہی کی ہے۔ اس کا ہر ایک واقف کار کو اعتراف ہے اور مسٹر ٹالبائز وہیلر جو ایک غیر معمولی لیاقت کا آدمی ہے ہمیں بتاتا ہے کہ "ہندوستان کے باشندہ آہستہ آہستہ لیکن یقینی طور سے اسلام کی طرف جارہے ہیں اور جو لوگ نظر غور سے دیکھنے والے ہیں اس بات کا انکار نہیں کر سکتے" بے شک یہ کہا جا سکتا ہے کہ جو لوگ اسلام کو قبول کرتے ہیں۔ دنیاوی لحاظ سے وہ کوئی ایسے دانا۔ طاقتور اور شریف خاندانوں کے نہیں ہوتے۔ بلکہ اسکے قبول کرنیوالے اکثر ادنیٰ جماعتوں میں سے ہوتے ہیں۔ مگر ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ بسا اوقات انسانی نسل کی تاریخ میں ایسا واقعہ ہوتا ہے کہ دنیا کی حماقتیں عقلمندوں کو گھبراہٹ میں ڈالدیتی ہیں اور دنیا کی کمزور چیزیں طاقتور چیزوں کو شکست دیدیتی ہیں اور دنیا کی بری اور حقیر چیزیں بلکہ وہ چیزیں جو معدوم ہیں ایسی چیزوں کو نابود کردیتی ہیں جو موجود ہیں۔ اور مسٹر برسن اپنے اس اعتقاد میں تنہا نہیں ہے کہ ان قوموں کے لئے جنکو ہم ادنیٰ کہتے ہیں عنقریب ہی زمانہ میں کوئی بڑا کام مقدر ہے ٭

اس بات میں کوئی شک نہیں۔ کہ یورپ کی قسمت میں ایسے نازک مواقعات بھی پیش آئے ہیں کہ جب قریب تھا کہ اسلام مغربی تہذیب کو تباہ کرکے اسکی جگہ آپ لے لیتا۔ اور یہ بات خلاف عقل نہیں ہے کہ آیندہ زمانہ میں اسلام کو پھر ایسا موقعہ ملجائے کہ وہ اپنی پچھلی غفلت کا ازالہ کرے۔ اسلامی تہذیب کے یورپ میں پھیل جانے کا جو موقعہ جاتا رہا ہے۔ اسپر بعض واقف کار مصنف اظہار افسوس کرتے ہیں۔ لنڈر کو ہم ایک نظیر کے طور پر پیش کرسکتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے "مسلمانوں کے ماتحت سپین کیا شاداب تھا کیسی خوشی اور نرمی کیسی بہادری اور شاعری کیسے فنون و علوم اس کے شہروں میں پھیلے ہوئے تھے کیسی کیسی عمارتیں اسکی فصیلوں کے اندر اور باہر بنی ہوئی تھیں۔ کیسے کیسے پل کیسے کیسے چشمے تیار کئے گئے تھے کس کس طرح آب رسانی کا انتظام کیا گیا تھا۔ اب ذرا اسے یورپین حکومتوں کے ماتحت دیکھو کہ کیا حال ہے اچھا سپین کو چھوڑ کر اٹلی کو دیکھو۔ مسٹر لی مارکوئیس مجھے بتاؤ تو سہی کہ کس نے لوگوں کو جہالت میں رکھا ہے اور ترقی کرنے اور حرکت کرنے سے روکا ہے (اسلام نے یا مسیحیت نے" ٭

یہ ایک متعصب مسیحی کی کتاب کا اقتباس ہے جس سے اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے کہ باوجود بغض اور کینہ کے مسیحی مصنفین کی قلموں سے بعض جگہ مجبور ہو کر اسلام کی تعریف نکل ہی جاتی ہے۔ صداقت اپنا راستہ کہیں نہ کہیں سے نکال ہی لیتی ہے ٭

# بس ایک دل میں ہے تیری آرزو باقی

"مدت سے میری طبیعت شعر گوئی سے متنفر تھی۔ اور بالکل شعر کہنے کیطرف متوجہ نہ تھی۔ اور چونکہ میں تکلف سے شعر نہیں کہتا۔ خاموش تھا۔ چند دن ہوئے کہ خود بخود ایک جوش پیدا ہوا۔ اور یہ چند شعر کہے گئے۔ ٹوٹے ہوئے دل کی صدا ہے۔ پڑھو اور غور کرو۔ محمود احمد"

نہ مے رہے نہ رہے خم نہ یہ سبو باقی
بس ایک دل میں ہے تیری آرزو باقی

پڑی ہے کیسی مصیبت یہ غنچۂ دین پر
رہی وہ شکل و شباہت نہ رنگ و بو باقی

کہاں وہ مجلس عیش و طرب وہ راز و نیاز
بس اب تو رہ گئی ہے ایک گفتگو باقی

جو پوچھو تو کبھی اتنا کہ آرزو کیا ہے
رہے نہ دل میں مرے کوئی آرزو باقی

ملا ہوں خاک میں باقی رہا نہیں کچھ بھی
مگر ہے دل میں مرے انکی جستجو باقی

وہ گاؤں گا تری تعریف میں ترانۂ حمد
رہے گا ساز ہی باقی نہ پھر گلو باقی

گیا ہوں سوکھ غم ملت محمد میں
رہا نہیں ہے مرے جسم میں لہو باقی

قرون اولٰے کے مسلم کا نام باقی ہے
نہ اس کے کام ہیں باقی نہ اسکی خو باقی

خدا کے واسطے مسلم ذرا تو ہوش میں آ
نہیں تو تیری رہے گی نہ آبرو باقی

شکائتیں تھیں ہزاروں بھری پڑی دلمیں
رہی نہ ایک بھی پر ان کے روبرو باقی

# شورش ہے آج مسئلہ کانپور کی

شورش ہے آج مسئلہ کانپور کی
ہے رائے اس میں حضرت دل کیا حضور کی

کب سرکشی درست ہے سرکار کے حضور
جھکتی بری طرح سے ہے گردن غرور کی

واللہ سچ کہا ہے جناب خلیفہ نے
یعنی وہ نور دین کہ ہے قندیل نور کی

فرماتے ہیں اطاعت حاکم نہ چھوڑنا
ہاں اس میں ناخوشی ہے جناب غفور کی

گر کیجئے اوامر قرآن پر نظر
شوخی کبھی معاف نہ ہو اس قصور کی

ہے ہے نزاع حاکم و محکوم قہر ہے
کہتے ہیں عقلمند یہ نسبت ہے دور کی

منصب یہ ہے کہ عجز سے ہر التجا کریں
قابو میں جنبشیں ہوں دل ناصبور کی

ہجرت کریں جو طاقت تعمیل طاق ہو
آخر جزا سزا ہے ثواب و قصور کی

# خطبہ جمعہ

۲۴ - اگست کو حضرت خلیفۃ المسیح نے خطبہ جمعہ رکوع ۳ پر پڑھا فرمایا اللہ تعالیٰ کے کارخانے بڑے باریک در باریک ہیں اور جو ان کارخانوں کا مطالعہ کرتے ہیں وہ بڑے فائدے اُٹھاتے ہیں۔ ہمارے ملک ہمارے گھروں میں کئی ردّی چیزیں نکلتی ہیں مگر جو عقلمند ہیں ان کے نزدیک کوئی ردّی چیز نہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ کھلونے ردّی ٹکڑوں کے بنتے ہیں۔ پھر جنہوں نے اس نظارہ قدرت میں اور بھی غور کی ہے وہ جانتے ہیں کہ تین لاکھ کوس ایک سیکنڈ میں بجلی کی لہر جاتی ہے اسے ذریعہ خبر رسانی کا بنا لیا ہے۔ اسی طرح پانی اور ہوا کی لہروں سے کام لیا ہے۔ لاکھوں کروڑوں من اسباب ریلیں اُٹھا کر لیجاتی ہیں یہ صرف پانی اور آگ سے فائدہ اُٹھایا گیا ہے پھر دیکھو ہم کسقدر بیٹھے ہیں اور ہر سال کتنا روپیہ مکان خوراک پوشاک خط و کتابت پر خرچ کرتے ہیں اور یورپ بھیجتے ہیں ایسا کیوں ہے صرف اس لئے کہ یورپ والوں کو ایک علم ہے جب ایک تھوڑے سے علم کی خاطر ہم ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ایک مومن کی جسے دینی علم دیا گیا ہے کسقدر قدر ہونی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ نے مومن کو ایک نعمت بخشی تھی۔ تعجب ہے کہ مسلمانوں نے صرف مُنہ سے کہہ دینا کہ ہم تو مومن ہیں کافی سمجھا ہے ایک زمیندار بھی کہتی ہے کہ ہم مسلمان ہیں کیا اسلام اسی کا نام ہے۔ غور کرو تم نے مسلمان کہلا کر جھوٹ سے اپنے آپ کو کس قدر بچایا۔ تکبر سے فضولی سے کتنی دوری اختیار کی آجکل کی تعلیم پر کتنا روپیہ خرچ کرتے ہیں اور ایک موہوم کامیابی کی اُمید پر اور اس کے مقابل میں دین پر کیا خرچ کرتے ہیں جسمیں کامیابی یقینی ہے۔ میرے پاس ایک معزز پادری آئے دیسی تھے ان کو مشورہ طبی کی ضرورت تھی بیٹیا جوان تھا جب میں نے نسخہ بتایا تو ساتھ ہی میں نے کہا کہ چونکہ آپ پادری ہیں اور ہر چیز کھا لیتے ہیں اس لئے کچھ پرہیز بھی بتاتا ہوں وہ کہنے لگے آپ نے ہمیں سمجھا کیا ہے۔ میں نے کہا میں آپکو جانتا ہوں کہ آپ عیسائی ہیں۔ اسپر وہ کہنے لگے ہم تو ہندو ہیں ہمارے بچے بہت ہیں ان کی تعلیم کا خرچ کہاں سے لائیں اس لئے مصلحتاً ہم سب کے سب عیسائی کہلاتے ہیں ورنہ ہم تو ماس بھی نہیں کھاتے لڑکوں کے پڑھانے کے واسطے روپیہ مل جاتا ہے اس لئے پادری کہلاتے ہیں میں نے کہا ان کے مذہب سے کچھ سروکار نہیں۔ کہا ہرگز نہیں۔

ان کی یہ بات سُنکر مجھے حیرت ہوئی۔ ہماری پاک کتاب میں لکھا ہے کہ انسان اگر متقی بنجائے مومن ہو۔ فضولی نہ کرے سنوار والے کام کرتا رہے تو اللہ وعدہ کرتا ہے کہ اسے اعلیٰ سے اعلیٰ مکان طیب سے طیب رزق دیگا پس اس پادری کی طرح فریب و دغا کی کیا ضرورت تھی۔ دُنیا کے آرام کے لئے بھی سچا مومن بنجانا کافی ہے۔ ان لفظ جنت کا بیان کر کے فرماتا ہے کہ دُنیا کی نعمتوں کی مثال تو ان کے مقابل میں مچھر کی سی ہے یعنی دُنیا کی چیزوں کی بہشت کی نعمتوں کے سامنے ایک پشہ کی برابر بھی حقیقت نہیں ایسی مثالوں سے مومن حق کو پا لیتا ہے اور کافر کہتا ہے تمثیلوں سے کیا فائدہ۔ بہت سے لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں مگر گمراہ وہی ہوتے ہیں جو فاسق ہوں فاسق کس کو کہتے ہیں جو اللہ کے حکموں کو جو بڑی بڑی مضبوطی سے دیئے گئے توڑ دیتا ہے جن سے خدا کہتا ہے تعلق کرو ان سے قطع کرتا ہے۔ اور جن سے کہتا ہے بے تعلق رکھو ان سے تعلق جوڑتا ہے۔ مسلمانوں میں بھی میں نے بہت دیکھے ہیں جو اپنے رشتہ داروں سے بے تعلق پڑوسیوں سے جھگڑے ہیں مگر غیروں سے محبت رکھتے ہیں اپنے اساتذہ اپنے بزرگوں سے قطع تعلق کر لیتے ہیں مگر ایک اجنبی شخص کو جسکا کوئی تعلق نہیں اپنی جان تک دینے کو حاضر رہتے ہیں زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یہ لوگ خاسرون گھاٹا پانے والے ہیں۔

میرے پیارو مولا کا تم پر بڑا فضل ہوا۔ تم کچھ نہ تھے مولیٰ کریم نے تم کو حیات دی اسی نے طاقت دی اسی نے ایمان کی راہیں بتائیں نبی کے اتباع کی توفیق دی پھر تم زندہ ہو گئے پھر موت آنیوالی ہے پھر زندگی ہوگی۔ پھر حضرت حق سبحانہٗ کے دربار میں حاضر ہو گے۔

اللہ نے تمہارے سُکھ تمہارے آرام کے لئے ہر چیز پیدا کی۔ یہانتک کہ جو کوڑا کرکٹ باہر پھینکتے ہو وہی جب زمین میں جاتا ہے تو کیا لہلہاتا ہوا کھیت بنا دیتا ہے۔ گھر میں جو ردی پھینکتے ہو ولایت والے اس سے بھی عجیب عجیب چیزیں بناتے ہیں اور نفع اٹھاتے ہیں غرض جو کچھ زمین میں ہے ہمارے آرام کے لئے ہے سب نعمتیں اللہ کی طرف سے ہیں جو اپنے تخت حکومت پر بے عیب قائم ہے اس نے سات آسمان بنائے سات کا عدد بڑا کامل عدد ہے اس کے اجزا میں طاق بھی ہیں جفت بھی ہیں پھر جو کمال انسان پیدا کرتا ہے چھ مراتب پورے کر کے حتیٰ کہ آجکل کی تعلیم کے مراتب بھی چھ ہیں اور یہ لوگ منکر قرآن ہیں مگر چونکہ کمال چھ مراتب کے بعد ہونا قانون قدرت ہے اس لئے اُنھوں نے بھی پرائمری مڈل انٹرنس۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے چھ درجے بنائے پھر ساتواں درجہ وہ ہے جس کام میں انسان کمال پیدا کرے۔ زمین کو درست کرنا پھر پانی دینا پھر بیج ڈالنا اسی طرح چھ دن کے بعد اس کی لو نکلتی ہے

دُنیا میں تمام قوموں نے بھی سات ہی دن بنائے ہیں باوجود اتنے بڑے مذہبی و قومی و ملکی اختلاف کے دنوں کی تعداد سات ہی ہے جس سے ظاہر ہے کہ سات کا عدد کامل عدد ہے۔ پس اللہ نے سمجھایا کہ فلکی نظام بھی اپنے کمال کو پہنچا ہوا ہے اس کا بنانیوالا ہر چیز کا عالم ہے اس کی کتاب کی اتباع کرو گے سُکھ پاؤ گے اسے ناراض کر کے دُکھ اٹھاؤ گے۔ اسکو راضی کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ ہر کام کے کرنے سے پہلے دیکھ لو کہ یہ اُس کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں تم اس کی بادشاہت سے نکل کر کہیں جا نہیں سکتے۔

رہنا دریاواں دے وچ تے مگر مچھاں نال ویر۔ جب ایک معمولی حاکم کی مخالفت بھی عیش کو تلخ کر دیتی ہے تو اس احکم الحاکمین کی مخالفت میں ضعیف البنیان انسان کیونکر آرام پا سکتا ہے۔

اللہ تمہیں اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق دے۔ ہم بہت قرآن بہت نکتے معرفت کے سُناتے ہیں مگر بیمار کو تو عمدہ سے عمدہ کھانا بھی کڑوا لگتا ہے۔ اسلئے ایسے لوگ ہماری ان باتوں پر بھی اعتراض کر دیتے ہونگے۔ کہ یہ نقص ہے اللہ نیکی اور عمل کی توفیق بخشے۔

## خطبہ ثانی

(الحمد للہ نحمدہ) میں اللہ ہی کا شکر کرتا ہوں جس نے حق سنانے کے لئے اتنے آدمی جمع کر دیئے۔ اسکا منشاء نہ ہوتا تو میں جمع نہ کر سکتا تھا۔ باقی تم ہمارا کہنا مان لو اور اس کے مطابق عمل درآمد اللہ کی مدد سے ہو سکتا ہے۔ جو مشکلات درپیش ہوں وہ سب اپنے اعمال کا نتیجہ ہے اسکا علاج تمام انبیاء نے استغفار بتایا ہے۔ (ونستغفرہ) نفس کی شرارتوں سے اللہ ہی بچا سکتا ہے۔ جب اللہ کی راہوں پر چلو گے وہ دستگیری کریگا اور اگر اسکا قانون توڑو گے تو کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ کو تم یاد کرو وہ تمہاری حفاظت کریگا (اذکروا اللہ یذکرکم) اللہ سے بہت دعائیں مانگو وہ دعائیں قبول کرتا ہے۔

ایک ہمارے دوست ہیں دور دراز سفر کو جانے والے تم سب ان کیلئے دل سے دعا کرو۔ وہ دین کا خادم بنے صحت و عافیت سے پہنچے اس ملک میں دین کا کام کرے۔ دین کا خادم بنے۔ اور دین کے خادم بنائے۔

کچھ ہمارے بہت پیارے مصر میں بھی گئے ہیں ان کے لئے بھی دعا کرو۔ اللہ انھیں دین کا خادم بنائے اللہ ان پر راضی ہو وہ دین اسلام کے خیر خواہ ہوں ان کے کلمات کو اللہ تعالیٰ بابرکت بنائے ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور بیش از بیش توفیق بخشے۔ قرآن کے خادم ہوں محمد رسول اللہ کے خادم ہوں۔ اللہ کو راضی کرنیوالے ہوں۔ کچھ پیارے مصر میں آگے بھی ہیں ان کیلئے بھی دعا کرو۔ پھر ۳-۶-۹- لنڈن میں بھی ہیں ان کے لئے دعا کرو انکے وجودوں کو بابرکت بنائے انکے کلام میں برکت ڈالے دین کی خدمت کریں ان لوگوں میں سے کچھ پڑھتے ہیں کچھ کام کرتے ہیں کچھ تبلیغ کے لئے ہیں سبھی مجھے پیارے ہیں۔ خواجہ کا نام تو تم جانتے ہو فتح محمد ہے نذر احمد ہے یہ تو ایک جماعت ہے ملک عبدالرحمن ہے۔ ظفر اللہ ہے۔ عباد اللہ ہے محمد اکبر ہے ایک بزرگ دوست کی اولاد [illegible] کی جماعت بنائے

# خلاصہ روئداد مقدمہ کانپور

**[حا]ل حالات** مچھلی بازار کانپور کے بلوہ کا مقدمہ کانپور میں ۱۳- اگست سے چل رہا ہے۔ مقدمہ کی تفتیش کیلئے فیض آباد [...] سیشن جج سپیشل مجسٹریٹ مقرر ہوئے ہیں۔ سرکار کیطرف سے مسٹر وائٹ [...] ملزمین کیطرف سے ہندوستان بھر کے چیدہ چیدہ مسلمان بیرسٹر [کا]نپور پہنچ گئے ہیں۔ اخراجات مقدمہ کیلئے چندہ جمع ہو رہا ہے۔ سر دست [م]سٹر مظہر الحق ملزمین کیطرف سے سرگروہ وکلاء ہوکر پیروی کر رہے ہیں لیکن [مس]ٹر نارٹن بیرسٹر کلکتہ کی تشریف آوری پر مسٹر موصوف سرکردگی کا کام [ان]کے سپرد کرینگے۔ کیونکہ انریبل مسٹر مظہر الحق اور عدالت کے درمیان [...] گفتگو ہو چکی ہے اور اس بدمزگی کے بعد انریبل موصوف کا سرگروہ [و]کلاء ہونا مقدمہ کے لئے مفید نہیں ہوگا +

**[ک]ارروائی** ۱۳- و ۱۴- اگست۔ مسٹر مظہر الحق نے ہز آنر کی ایک تقریر کا حوالہ دیکر مقدمہ کو سر جیمز میسٹن کے [ز]یر اثر عدالت سے تبدیل کرانا چاہا۔ لیکن مجسٹریٹ نے یہ کہکر کہ "جو شخص [...]ید گواہ نہ ہو۔ اسکی تقریر پر عدالت پر کچھ اثر نہیں ہوگا" اس درخواست [ک]و نامنظور کیا۔ اور اسی روز ۱۱۸ ملزموں میں ۱۱ لڑکوں کو رہا کر دیا گیا۔

۱۵- اگست کو سرکاری وکیل کی تمہیدی تقریر ہوئی جسمیں واقعات معلومہ کا اظہار کیا گیا۔ مسلمانوں کو شورش کا ملزم ٹھیرایا گیا اسکے بعد گورنمنٹ کے گواہوں کی شہادت ہوئی جنھوں نے سرکاری بیان کی تائید کی۔ ایک سرکاری گواہ مسٹر کرشن سہائے پلیڈر نے کہا "جو لوگ مجمع کے لیڈر معلوم ہوتے تھے انھوں نے مسلمانوں کو دکانیں بند کرکے ساتھ ہو لینے کی تاکید کی۔ اور کہا کہ جو ایسا نہیں کرے گا وہ ایسا گناہ کریگا جیسا کہ خنزیر کھانے کا ہے" چھ سات لاٹھی بند کابلیوں کو اچانک مجمع کو پہنچتے دیکھا۔ ان کابلیوں نے لاٹھیوں کو زمین پر مارنا۔ اچھلنا اور خوفناک آواز نکالنا شروع کر دیا" +

میر احمد سٹی پولیس انسپکٹر نے بیان کیا۔ "پتھر برابر پڑتے رہے مسجد کے اندر سے ۷۰ آدمی اور ۴ لڑکے پکڑے گئے۔ دو یا تین زخمی دو لاشیں۔ دو جھنڈے۔ ایک بھالا۔ دو پولیس کی پگڑیاں ملیں" علاوہ باقی لاٹھیوں اور تین نیزوں کے تیس ۳۰ آدمی مسجد سے باہر پکڑے گئے +

۱۶ و ۱۷- اگست بوجہ تعطیلات سکھڑی و اشٹمی تعطیل رہی +

۱۸- اگست۔ سرکاری گواہان کا بیان ہوتا رہا۔ ایک گواہ کو اسمت شاہ کے بارہ بار میں غریب آدمی ہوں) کہنے پر کمرہ عدالت میں قہقہہ پڑا جس کو مجسٹریٹ نے بہت برا منایا + ۱۹- اگست۔ مسٹر ڈاڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مسٹر ٹائلر کے [...] اسکے بعد ۲۱ و ۲۲- اگ[...]

یکزبان ہوکر بلوہ کرنیسے انکار کیا۔ اور اس طرح بیانات دیئے ہیں کہ گویا ان کا اس ہنگامہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ان کو محض راستہ چلتے سے گرفتار کر لیا گیا۔ اب تک ۱۰۷ میں سے ستر ملزمین کے اظہارات ہو چکے ہیں ۲۹- اگست کو مسٹر نارٹن کانپور پہنچینگے۔ انکی روزانہ فیس ایکہزار روپیہ ہوگی + ۴ ستمبر سے مسٹر موصوف جرح شروع کرینگے۔ مولانا آزاد سبحانی اور احمد حسین صاحب کی درخواست ضمانت نامنظور ہوئی ہے + وہ ابھی تک بدستور زیر حراست ہیں +

# مجروحین کانپور کی امداد کیلئے چندہ

ایک صاحب کا گوجرانوالہ سے خط آیا کہ کانپور کے ہنگامہ کے مجروحین کے متعلق بعض لوگوں نے مجھسے چندہ طلب کیا چونکہ مینے نہ دیا اسپر سخت شورش کی گئی۔ اور گالیوں کے علاوہ بعض لوگوں نے فساد پر آمادگی ظاہر کی۔ اسپر مینے حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کیا کہ ایسی مشکلات کے وقت کیا کیا جائے۔ آپ نے اسپر تحریر فرمایا ہے کہ:-

"حدیث میں آیا ہے۔ مشکلات و خطرات سے بچنے کے لئے خفیف رقم دینا بہتر ہے" پس ہم تمام احمدی جماعت کی واقفیت کے لئے آپکے اس ارشاد کو شائع کرتے ہیں کہ جہاں کہیں فساد کا خطرہ ہو بہتر ہے کہ خفیف سی رقم دیکر اپنے آپکو فتنہ سے بچالیں۔ آخر چندہ تو غربا کی مدد کے لئے ہی ہے۔ نیت نیک کرلیں +

# ایڈیٹر صاحب پیغام صلح جواب دیں؟

پیغام صلح لاہور کی اشاعت چوبیس اگست میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا ہیڈنگ ہے "توڑنا آسان ہے جوڑنا مشکل" جو کہ ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی کی قلم سے نکلا ہوا ہے جو معزز ہمعصر پیغام صلح کے ایڈیٹر ہیں۔ اس نوٹ میں قادیان کے کسی اخبار پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈلواتا ہے اور اسوقت جو خدا تعالے مسلمانوں کے تمام فرقوں کو اکٹھا کرنا چاہتا ہے (مسلمانوں کے کونسے فرقہ؟) اسکے خلاف خفیف نشاء الہٰی زور مار رہا ہے اور اس اخبار کو بتایا گیا ہے کہ وہ اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم کے حکم کے ماتحت قرآن شریف کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر جا رہا ہے۔ یہ آیت یہود کی نسبت ہے۔ ہم پیغام صلح کے ایڈیٹر صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ کونسے مسلمان فرقوں کے دلوں کو توڑنے کے لئے اس اخبار نے تنسون انفسکم کی پیروی کی۔ اور وہ قادیان کا کونسا اخبار ہے اسکا پیغام صلح کے نکلنے کے بعد اب تک شائع نہیں ہوا۔ بعد بعض ضروری معاملات پر بھی اپنی نرمی کی وجہ سے کچھ تحریر نہیں کیا۔ تیسرا اخبار الفضل ہے جس نے ابھی ایڈیٹر زمیندار کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت و پسندیدگی کے بعد ایک مضمون شائع کیا ہے + میں امید کرتا ہوں کہ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح اخلاقی جرأت سے کام لیکر اس قادیان کے احمدی اخبار کا نام شائع کرینگے اور اسکے بعد حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ہم اسپر کچھ لکھ سکینگے +

پیغام صلح کے اس مضمون کا اقتباس بلفظہ یہ ہے:-

ہم احمدی لوگ دوسروں کو تو الزام دیتے ہیں کہ وہ قرآن پر عمل نہیں کرتے۔ لیکن اگر اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیں اور غور کریں تو پائینگے کہ ہم خود جو حق قرآن پر چلنے کا ہے ادا نہیں کرتے اور تنسون انفسکم کا رنگ ہماری تحریروں اور تقریروں میں پایا جاتا ہے +

"ہمارے بعض اخبارات نے اس حکم کی تعمیل میں کوتاہی اختیار کی ہے" وہ دارالامان میں امن سے بیٹھے ہیں ان تک وہ گالیاں پہنچیں یا نہ پہنچیں۔ لیکن بیرونجات کے لوگوں کو اس کی وجہ سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے بڑے ادب سے ہم اپنے احمدی بھائیوں کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ اس حکم الہٰی کو مدنظر رکھتے ہوئے **ان حرکات سے باز آجائیں**۔ الف بین قلوبکم بھی اسلام کا ایک معجزہ ہے جسکو آج کل زبردست حملوں سے اللہ تعالے پورا کر رہا ہے۔ پس الہٰی ارادہ کی مدد کرو تا الہٰی رحمتوں سے فیضیاب ہو +

امید ہے کہ پیغام صلح میں اس کا جواب شائع کیا جائے گا +